

میری کتاب

جماعت دوم



پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور

جملہ حقوق بحق پنجاب پبلکس بک بورڈ لاہور محفوظ ہیں۔
منظور کردہ: قومی ریویو کمیٹی، وفاقی وزارت تعلیم (شعبہ نصاب سازی) اسلام آباد، پاکستان۔

فہرست

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ	نمبر شمار	عنوانات	نمبر شمار
53	گفتگو کے آداب	21	1	حمد (نظم)	1
55	آئیں عربی سیکھیں	22	3	ہمارے پیارے نبی ﷺ	2
57	سفر کے ذرائع	23	5	نعت (نظم)	3
60	وفادار گھوڑا	24	7	پاکستان	4
63	علم اور پرچھائیں (نظم)	25	9	انعام	5
65	سیلاب	26	13	کتاب (نظم)	6
67	موسم	27	15	بڑے لوگوں کی باتیں	7
71	بچت	28	19	قائد اعظم	8
74	تعلیٰ کہاں گئی؟	29	21	مل جل کر رہنا	9
77	ٹکڑیا (نظم)	30	23	کبھی (نظم)	10
79	صبح سویرے	31	25	شیر، قصبہ اور گاؤں	11
81	روشنی اور حرارت	32	28	دھوکے کا انجام	12
83	تصویری کہانی	33	30	چند امانوں دور کے	13
84	جب بھی کھانا کھاؤ (نظم)	34	32	بھائی بھائی	14
86	نمیر اور ہنس	35	34	میلشی عید	15
88	کام کاج	36	37	مضید جانور	16
90	نخبت	37	41	وقت کی پابندی	17
93	مسلمان بچے	38	44	طوطا (نظم)	18
96	دعا (نظم)	39	46	پودے اور درخت	19
			49	سیر	20

مصنفین: • راجا رشید محمود • حفیظ صدیقی • مسز راحیلہ تنویر

ایڈیٹر: • محمد پیر ساسی • ڈاکٹر اصغر علی شیخ

مطبع: ہاشمیز پرنٹرز، لاہور

ناشر: آغا پبلیکیشنز، لاہور

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

محمد

یہ دنیا میں جو کچھ نظر آ رہا ہے
خدایا یہ تیرا بنایا ہوا ہے
زمین آسمان بھی ہیں تُو نے بنائے
ہمارے لیے سو طرح سے سجائے
پہاڑ اور دریا بھی تُو نے بنائے
درخت اور پودے بھی تُو نے اگائے
ہوا جیسی نعمت بھی تُو نے ہی دی ہے
کہ مخلوق جس پر تری جی رہی ہے
درختوں پہ پھل پھول تُو نے لگائے
جو سارے ہمارے بڑے کام آئے
جو سورج سے تُو نے ہمیں روشنی دی
تو راتوں کو تُو نے ہمیں چاندنی دی
دیا ہے جو تُو نے ہمیں صاف پانی
تو یہ بھی ہے تیری بڑی مہربانی
ہمارے لیے تُو نے سب کچھ بنایا
تو کرتے ہیں ہم شکر تیرا خدایا

(حفظ صدیقی)

مشق

1- جواب دیں:

- ا۔ دنیا کی سب نعمتیں ہمیں کون دیتا ہے؟
 - ب۔ درختوں پر پھل پھول کون لگاتا ہے؟
 - ج۔ سورج، چاند، ستارے کس نے بنائے ہیں؟
- 2- واحد الفاظ کی جمع لکھیں۔ جیسے پودا سے پودے
- پودا، تارا، بڑا، ہمارا، سارا۔

سرگرمیاں

- 1- بچے دو حصوں میں تقسیم ہو جائیں۔ ایک گروپ ایک مصرع پڑھے اور دوسرا گروپ دوسرا مصرع پڑھے۔ اس طرح نظم ختم کریں۔
- 2- نظم گھر سے یاد کر کے آئیں۔ والدین یا کسی بڑے سے پوچھ کر کسی دوسری حمد کا ایک شعر سنائیں۔
- 3- اُن چیزوں کے نام بتائیں جن کا ذکر اس حمد میں آیا ہے۔
- 4- ان حرفوں کو جوڑ کر لفظ بنائیں۔

دنیا	پہاڑ	پودے	زمین	شکر
------	------	------	------	-----

برائے اساتذہ:

1. بچوں کو بتائیں کہ حمد کس نظم کو کہتے ہیں۔
2. املا لکھوائیں۔ نعمت۔ مہربانی۔ آسمان۔ روشن۔ ٹھکر۔
3. خوش خط لکھوائیں۔

جو سورج سے تُو نے ہمیں روشنی دی
تو راتوں کو تُو نے ہمیں چاندنی دی

ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے آخری نبی ہیں۔ آپ مکہ کے ایک قبیلہ قریش کے خاندان بنی ہاشم میں پیدا ہوئے۔ اس خاندان کو خانہ کعبہ کی خدمت کی وجہ سے پورے عرب میں عزت سے دیکھا جاتا تھا۔ آپ کے دادا حضرت عبدالمطلب خاندان بنو ہاشم کے سردار تھے۔ حضرت عبدالمطلب کے ایک بیٹے کا نام عبد اللہ تھا۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عبد اللہ کے بیٹے ہیں۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والد کا انتقال آپ کی پیدائش سے پہلے ہی ہو چکا تھا لیکن حضرت عبدالمطلب کی محبت نے آپ کو والد کی کمی محسوس نہ ہونے دی۔

آپ کی عمر بھی چھ سال ہی کی تھی کہ آپ کی والدہ حضرت آمنہ کا بھی انتقال ہو گیا اور کچھ عرصے بعد دادا بھی اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ تب آپ کے چچا حضرت ابوطالب نے آپ کو اپنے پاس رکھا اور اپنے بچوں سے زیادہ محبت سے پالا۔

اللہ تعالیٰ نے ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بچپن ہی سے ہر قسم کی برائیوں سے بچایا ہوا تھا۔ آپ نہ دوسرے بچوں کی طرح لڑتے جھگڑتے تھے، نہ جھوٹ بولتے تھے اور نہ بُری بات زبان سے نکالتے تھے۔ آپ ہمیشہ سچ بولتے، صاف ستھرے رہتے اور بڑوں کی عزت کرتے تھے۔ ان خوبیوں کی وجہ سے آپ اپنے خاندان کی آنکھ کا تارا بن گئے تھے۔

مشق

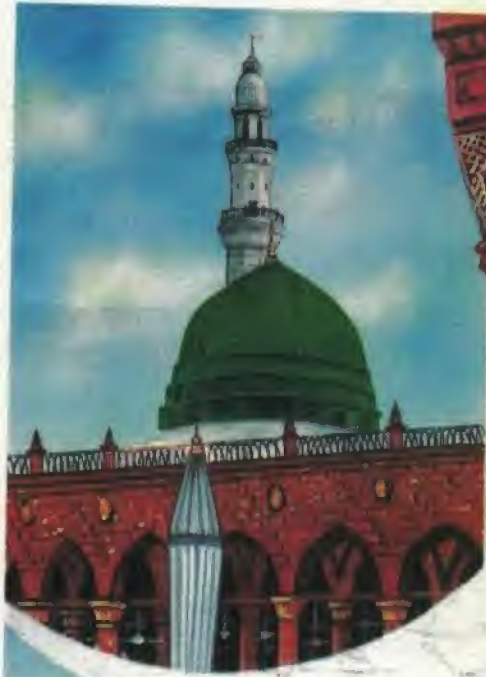
1. ہمارے پیارے نبیؐ کس ملک میں پیدا ہوئے؟
2. آپؐ کے خاندان کا کیا نام تھا؟
3. آپؐ کے قبیلے کا کیا نام تھا؟
4. آپؐ کے والد کا کیا نام تھا؟
5. آپؐ کی والدہ کا کیا نام تھا؟
6. آپؐ میں بچپن ہی سے کیا خوبیاں تھیں؟
7. آپؐ کن بری باتوں سے بچے ہوئے تھے؟
8. خالی جگہیں پُر کریں۔
آپؐ..... کی آنکھ کا تارا بن گئے تھے۔
9. ہمارے پیارے نبیؐ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے..... ہیں۔
جملوں میں استعمال کریں۔
والد، عزت، سچ، آخری نبی۔

سرگرمیاں

- 1- کلاس میں دو ٹیمیں بن جائیں۔ ہر ٹیم دوسری ٹیم سے پیارے نبیؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں سوال کرے۔
- 2- اپنی کاپی میں دو خانے بنا کر ان میں سے ایک کالم میں اچھی عادتیں اور دوسرے میں بُری عادتیں لکھیں۔

نعت

5



پیارے پیارے نبی ہمارے
ہم کو اپنی جان سے پیارے
میرے آقا، میرے مولا
سب دکھیوں کے دل کا سہارا
خالق کا پیغام سنایا
سیدھا رستہ ہم کو دکھایا



ان کی راہ پہ چلنے والا
ہو گا سب کی آنکھ کا تارا

ان کو سب سے سچا جانو
ان کی سب باتوں کو مانو
خوب کرو ماں باپ کی خدمت
اس سے تم پاؤ گے عزت

پیارے نبی نے ہم کو بتایا
ایک خدا ہے خالق اپنا

مشق

سرگرمیاں

- 1 - نعت زبانی یاد کریں۔
- 2 - خوش خط لکھیں۔
- دُھیوں - بھٹکے - حکم - قسمت - خالق۔
- 3 - سکول اسمبلی/کلاس روم میں اپنی پسند کی نعت سنائیں۔

برائے اساتذہ:

1. بچوں سے نعت سنیں۔
2. ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بچوں سے محبت اور شفقت کے کچھ اور واقعات بتائیں۔
3. پہلے شعر کا املا لکھوائیں۔



پاکستان



ہمارے وطن کا نام پاکستان ہے۔ پاکستان ایک اسلامی ملک ہے۔
 یہاں غیر مسلم بھی آباد ہیں جن کی تعداد کم ہے۔ ہمارے وطن کے جھنڈے میں دو رنگ
 ہیں۔ سفید رنگ غیر مسلموں اور سبز رنگ مسلمانوں کی آبادی ظاہر کرتا ہے۔
 اللہ تعالیٰ نے ہمارے ملک کو بڑا خوب صورت بنایا ہے۔ یہاں سرسبز میدان، لہلہاتے
 کھیت، پھلوں سے لدے باغات ہیں۔ ناگہاں بربت اور کے۔ ٹوجیسے اونچے پہاڑ ہیں۔ نمک کی
 کانیں ہیں۔ راوی، چناب، جہلم، سندھ اس کے مشہور دریا ہیں۔ چھوٹے بڑے کئی ایک جنگل
 ہیں۔ ایک مشہور جنگل کا نام چھانگا مانگا ہے۔ پاکستان کے گاؤں اور شہر بڑے خوب صورت
 ہیں۔ کراچی، لاہور، پشاور اور کوئٹہ ہمارے ملک کے بڑے شہر ہیں۔ کراچی پاکستان کا سب سے
 بڑا شہر ہے۔ اس کے قریب ایک سمندر ہے جس کا نام بحیرہ عرب ہے۔
 ہمیں پاکستانی ہونے پر فخر ہے۔ ہماری دعا ہے کہ سندھ، پنجاب، سرحد، بلوچستان اور
 کشمیر ترقی کریں۔ یہ سب پاکستان ہیں۔ ہم پاکستان کے چپے چپے سے پیار کرتے ہیں۔

مشق

1. جواب لکھیں:

- i. پاکستان کے پانچ مشہور شہروں کے نام کیا ہیں؟
- ii. ہمارے ملک کے کتنے صوبے ہیں؟
- iii. پاکستان کے کسی ایک مشہور پہاڑ کا نام بتائیں۔
- iv. پاکستان کے کسی ایک مشہور دریا کا نام بتائیں۔

- 1 - اپنی کلاس میں ”میرا پیارا پاکستان“ پر تقریر کریں۔
- 2 - سکول اسمبلی میں قومی ترانہ پڑھیں۔
- 3 - الٹ معنی والے لفظوں کو آپس میں ملائیں جیسے صبح، شام۔

صبح	دور
زیادہ	چھوٹا
میدانی	پہاڑی
اونچا	نیچا
بڑا	کم
قریب	شام

- 4 - ”نہیں“ لگا کر جملے دوبارہ لکھیں جیسے۔

ا	یہ پہاڑ بہت اونچا ہے۔	یہ پہاڑ بہت اونچا نہیں ہے۔
ب	کراچی کے قریب سمندر ہے۔	
ج	لاہور کے قریب ایک جنگل ہے۔	
د	جہلم مشہور دریا ہے۔	

برائے اساتذہ:

1. خوش خط لکھوائیں۔
2. امل لکھوائیں۔
3. بچوں کو پاکستان کے مشہور دریاؤں کے نام بتائیں۔
4. بچوں سے قومی ترانہ زبانی سنیں اور ان کا تلفظ درست کرائیں۔

انعام



ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ کسی ملک پر ایک نیک بادشاہ حکومت کرتا تھا۔ وہ اپنے ملک کے لوگوں سے بہت پیار کرتا تھا۔ اب وہ بوڑھا ہو گیا تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ اس کے بعد جو بادشاہ بنے وہ بھی نیک اور لوگوں کا ہمدرد ہو۔ اس کے تین بیٹے تھے۔ اس نے فیصلہ کیا کہ جو بیٹا سب سے زیادہ اچھی عادتوں کا مالک ہوگا میں اسے بادشاہ بناؤں گا۔

بادشاہ نے تینوں شہزادوں کو بلایا اور کہا کہ ہمارے ملک میں خزانہ بہت کم رہ گیا ہے۔ تم میں سے جو شہزادہ اپنے ملک کا خزانہ بھر دے گا میں اسے بادشاہ بناؤں گا۔ شہزادوں نے پوچھا ”ابا حضور۔ ہم خزانہ کہاں سے لا سکتے ہیں؟“ بادشاہ نے بتایا کہ خزانہ شمال کی طرف برفانی پہاڑوں کے پیچھے ایک غار میں ہے۔ اس خزانے تک صرف وہی پہنچ سکتا ہے جس کا اخلاق



سب سے اچھا ہوا اور جو سب سے بہادر ہو۔

شہزادوں نے بادشاہ سے اجازت لی۔ سفر بہت لمبا تھا۔ شہزادے اپنے اپنے گھوڑے پر ضرورت کا سامان لاد کر لے جا رہے تھے کہ انھیں ایک بوڑھی عورت ملی۔ اس کے پاؤں زخمی تھے اور وہ آہستہ آہستہ چل رہی تھی۔ اس نے سب سے بڑے شہزادے سے کہا ”بیٹا مجھے تھوڑی دور تک اپنے گھوڑے پر بٹھا کر لے چلو۔ میں بہت بیمار ہوں۔“ شہزادہ بولا نہیں، نہیں۔ میں تمہیں اپنے ساتھ نہیں بٹھا سکتا۔ چلو جاؤ، راستہ چھوڑو۔“ یہ سن کر چھوٹے شہزادے نے کہا ”بھائی جان ان کی بات مان لیں۔ ہمیں بزرگوں کا ادب کرنا چاہیے۔“ اتنے میں وہ بوڑھی عورت ایک خوب صورت پری بن گئی اور بولی ”میں تو تمہارا امتحان لے رہی تھی۔ اب بڑا شہزادہ سفر پر نہیں جا سکتا۔ یہ کہہ کر اس نے بڑے شہزادے کو چھڑی سے چھو کر پتھر کا بنا دیا اور کہا ”چھوٹے شہزادے کو میں جادو کی ایک چھڑی دیتی ہوں جو اس کے کام آئے گی۔“

اب وہ شہزادے رہ گئے تھے۔ وہ منزل کی طرف چل پڑے۔ ان کے گھوڑے تیزی



سے آگے بڑھ رہے تھے۔ راستے میں کچھ کھیت آ گئے۔ بڑا شہزادہ بے پروائی سے کھیتوں کو خراب کرتا آگے نکل گیا لیکن چھوٹے شہزادے نے گھوڑا روک لیا۔ یہ کھیت ایک غریب عورت کے تھے۔ وہ سخت ناراض ہوئی اور اسے بھی پتھر کا بنا دیا۔ اصل میں یہ غریب عورت بھی وہی پری تھی۔ چھوٹے شہزادے نے چھڑی گھما کر کھیت ہرے بھرے کر دیے۔ خوب صورت پری پھر آئی اور بولی ”چھوٹے شہزادے تم نے ایک اور اچھا کام کیا ہے۔ صرف تم ہی وہ خزانہ لا سکتے ہو۔ اب میں تمہیں جادو کا قالین دیتی ہوں جس پر سوار ہو کر تم برفانی پہاڑوں کی دوسری طرف غار تک جا سکتے ہو اور ایک ٹوپی دیتی ہوں جسے اوڑھ کر تم دوسروں کی نظروں سے اوجھل ہو جاؤ گے۔ اس سے آگے تمہیں اپنا کام خود کرنا ہوگا۔“ شہزادہ بہت بہادر تھا۔ اس نے پری کا شکریہ ادا کیا اور وہ جادوئی قالین پر بیٹھ کر غار تک جا پہنچا۔ اس نے دیکھا کہ دو بڑے بڑے خطرناک جن غار کی حفاظت کر رہے ہیں تو اس نے جادو کی ٹوپی پہن لی اور آسانی سے غار میں داخل ہو کر سارا خزانہ اپنے قالین پر ڈال لیا اور اس پر بیٹھ کر اپنے محل تک پہنچ گیا۔ واپس آتے ہوئے اس نے اپنے بھائیوں کو جادو کی چھڑی سے چھو کر پھر انسان بنا دیا تھا اور اپنے ساتھ قالین پر بٹھالیا تھا۔ بادشاہ اس کی کامیابی پر بہت خوش ہوا اور اسے ملک کا بادشاہ بنا دیا۔

مشق

1. جواب لکھیں:

- i. بادشاہ کے کتنے بیٹے تھے؟
 - ii. کس شہزادے نے خزانہ حاصل کیا؟
 - iii. پری نے چھوٹے شہزادے کو کون کون سی چیزیں دیں؟
2. جملے بنائیں:

خزانہ، بادشاہ، شہزادے، پری، محل۔

مرگمیں

1. لفظ بنائیں۔ جیسے بیٹا سے بیٹے

شہزادہ، خزانہ، گھوڑا، بڑا، لمبا۔

2. الٹ معنی والے الفاظ لکھیں جیسے نیک سے بد

اچھا، خوب صورت، ٹھیک، آسانی، بہادر۔

3. چھوٹے شہزادے کی اچھی عادتیں اور اس کے بڑے بھائیوں کی بُری

عادتیں بتائیں۔

برائے اساتذہ:

1. طلبہ کو اس طرح کی کوئی دو اخلاقی کہانیاں سنا کر ان کے رویے میں تبدیلی اور اچھائی پیدا کریں۔

2. طلبہ سے اچھی عادات پر مشتمل چارٹ تیار کروائیں۔

3. بچوں کو جنوں اور پریوں کے بارے میں بتائیں۔

کتاب

جو پوچھو بتلاتی ہوں
 ہر ملک کی سیر کراتی ہوں
 جو بات سمجھنی چاہو تم
 میں چپ منہ سے سمجھاتی ہوں
 میں کالا پانی پیتی ہوں
 اور علم کی پیاس بجھاتی ہوں
 ہر سال تمھارے بستے میں
 میں روپ بدل کر آتی ہوں
 میں کام آتی ہوں دنیا میں
 اور جنت بھی دلواتی ہوں
 پیارے بچو! تم سچ کہنا
 میں کتنی اچھی ساتھی ہوں

(عنایت علی خاں)

مشق

1- جواب لکھیں:

- i. ہمیں کتاب کیا بتاتی ہے؟
- ii. کتاب کیا پیتی ہے؟
- iii. ”کالا پانی“ کا مطلب کیا ہے؟

مرگرمیاں

1- نظم کو زبانی یاد کریں۔ سکول اسمبلی/جماعت کے کمرے میں سنائیں۔

2- خالی جگہ پُر کریں۔

- ا کتاب علم کی..... بھاتی ہے۔
- ب کتاب..... ساتھی ہے۔
- ج کتاب ہر سال..... بدل کر آتی ہے۔

برائے اساتذہ:

1- بچوں سے یہ نظم زبانی سنیں۔

2- خوش خط لکھوائیں:

میں کتنی اچھی ساتھی ہوں۔

3- بچوں کو مطلب سمجھائیں۔

چُپ منہ، کالا پانی، علم کی پیاس، روپ بدل کر۔



بڑے لوگوں کی باتیں

احمد اور علی کے دادا جان اپنے کمرے میں لیٹے ہوئے تھے۔ وہ سوچ رہے تھے کہ بچوں کے سونے کا وقت تو ہو چکا ہے مگر وہ ابھی تک کہانی سننے کے لیے میرے پاس نہیں آئے۔ اتنے میں احمد اور علی بھاگے بھاگے دادا جان کے پاس آئے اور کہنے لگے ”دادا جان! ہم دادی جان سے باتیں کر رہے تھے۔ اس لیے آنے میں دیر ہو گئی۔ وہ ہمیں بتا رہی تھیں کہ ہر حال میں سچ بولا کرو، بہادر بنو اور ایمان داری کو اپنی عادت بناؤ۔“ دادا جان یہ سن کر بہت خوش ہوئے اور کہنے لگے کہ سب بڑے لوگوں میں یہ بڑی باتیں ملتی ہیں۔ آج ہم بھی یہی باتیں کرتے ہیں۔

ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا کے سب سے بڑے انسان تھے۔ لوگوں کو آپ پر اتنا بھروسہ تھا کہ جب کافروں کے ظلم حد سے بڑھ گئے اور آپ کو مکہ چھوڑنا پڑا تب بھی آپ کے پاس مکہ والوں کی امانتیں تھیں۔ کافروں نے آپ کے گھر کو گھیر رکھا تھا اور آپ کو قتل کرنا چاہتے تھے۔ آپ نے حضرت علیؓ کو اپنے ہاں ٹھہرایا تاکہ وہ لوگوں کی امانتیں واپس کر کے آئیں۔ اس سے پتا چلتا ہے کہ آپ کتنے امانت دار تھے۔ اس سے حضرت علیؓ کی بہادری کا بھی پتا چلتا ہے۔



حضرت ابو حنیفہؒ بڑے عالم اور فاضل تھے۔ وہ بہت بڑے تاجر تھے۔ ایک دن ایک عورت ان کے پاس ریشم کا ایک تھان بیچنے کے لیے آئی۔ عورت نے اس تھان کے سودرہم مانگے۔ انھوں نے اس سے کہا ”یہ کپڑا پانچ سودرہم سے کم کا نہیں، تم صرف سودرہم مانگ رہی ہو؟“ عورت نے اسے مذاق سمجھا لیکن جب اسے پانچ سودرہم مل گئے تو وہ حیران رہ گئی کہ دنیا میں ایسے ایمان دار لوگ بھی ہوتے ہیں۔

اسی طرح ایک بڑے بزرگ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ ہو گزرے ہیں۔ جب وہ بچے تھے تو ایک قافلے کے ساتھ جاتے وقت ان کی ماں نے کچھ اشرفیاں ان کے گرتے کی اندر کی جیب میں سی دیں اور چلتے ہوئے نصیحت کی کہ بیٹا! ہمیشہ سچ بولنا۔ راستے میں ڈاکوؤں نے قافلے والوں کو لوٹ لیا۔ ایک ڈاکو نے ان سے پوچھا کہ تمہارے پاس بھی کچھ ہے تو انھوں نے سچ سچ بتا دیا۔ پھر ڈاکوؤں کے سردار نے ان سے پوچھا ”تم نے خود ہی سچ بول کر اپنی رقم کیوں گنوا دی؟“ انھوں نے کہا ”میں نے اپنی ماں کا حکم مانا ہے اور سچ بولا ہے۔“



ڈاکوؤں کے سردار پر اس بات کا بہت اثر پڑا۔ اس نے اور اس کے ساتھیوں نے ڈاکا ڈالنے سے توبہ کر لی اور لوٹنا ہوا مال واپس کر دیا۔

پھر دادا جان نے بچوں سے کہا ”یہ ہوتی ہیں بڑے لوگوں کی بڑی باتیں۔“ احمد اور علی بولے ”دادا جان! ہم بھی ان شاء اللہ ایمان دار بنیں گے اور ہمیشہ سچ بولیں گے۔“

مشق

1. جواب لکھیں:

ا بچے کہانی سننے کے لیے دیر سے کیوں آئے؟

ب امانتیں واپس کرنے کے لیے کون گھر ٹھہرے؟

ج سچ بولنے والے بچے کا نام کیا تھا؟

2. ان لفظوں سے جملے بنائیں: سچا، بہادر، ایمان دار، تاجر۔



- 1

خالی جگہ پُر کریں:

- ا احمد اور علی نے سنی۔
 ب بڑے لوگوں کی باتیں بھی ہوتی ہیں۔
 ج عورت نے تھان کے سو درہم
 د ڈاکوؤں نے برائی سے توبہ لی۔
 ہ ڈاکوؤں نے لوٹا ہوا واپس کر دیا۔

- 2

ان حرفوں کو جوڑ کر لفظ بنائیں۔ جیسے ک پ ژا کپڑا

- ک پ ژا عورت
 ج ب خوش
 ح ران

- 3

الٹ لفظ تیر سے ملائیں۔ جیسے رات، دن

کل	سچ
مسلمان	خوش
دوست	آج
ناخوش	کافر
جھوٹ	دشمن

برائے اساتذہ:

- 1

املا لکھوائیں۔ صادق، امین، یقین، قافلے، رقم۔

- 2

خوش خط لکھوائیں۔

- 3

ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا کے سب سے بڑے انسان تھے۔

سبق کا تیسرا پیرا بچوں سے پڑھوائیں اور تلفظ درست کروائیں۔



قائد اعظم



کراچی کا شہر تھا۔ دوپہر کا وقت تھا۔ بچے گلی میں کھیل رہے تھے۔ کچھ بچے کانچ کی گولیوں سے بھی کھیل رہے تھے۔ اس کھیل سے ان کے ہاتھ اور لباس گندے ہو رہے تھے۔ اتنے میں ایک بچہ صاف ستھرا لباس پہنے اپنے گھر سے باہر آیا۔ اس کا لباس بہت صاف تھا۔ پاؤں میں بند جوتے تھے جو خوب چمک رہے تھے۔ بال بہت اچھی طرح سے بنے ہوئے تھے۔ اس کے ہاتھ میں ایک گیند اور بتا تھا۔ بچوں نے اپنے دل میں کہا ”یہ کتنا صاف ستھرا بچہ ہے۔“ اس بچے نے انھیں مسکرا کر دیکھا اور کہا ”آؤ ہم سب مل کر کھیلیں“ اس پر بچے خوش ہو کر بولے ”ٹھیک ہے۔“ پھر ان سب نے اس کے ساتھ مل کر گیند بتا کھیلا۔

یہی صاف ستھرا رہنے والا اور دوسرے بچوں کو اپنے ساتھ کھلانے والا بچہ آگے چل کر مسلمانوں کا عظیم لیڈر یعنی قائد اعظم بنا۔

قائد اعظم کا پورا نام محمد علی جناح تھا۔ وہ کراچی میں پیدا ہوئے تھے۔ قائد اعظم بچپن ہی سے بہت محنتی تھے۔ وہ دل لگا کر پڑھتے تھے۔ انھوں نے ابتدائی تعلیم کراچی میں حاصل کی اور انگلستان سے وکالت کا امتحان پاس کیا۔ واپس آ کر اپنی قوم کی خدمت کی اور مسلمانوں کو غلامی سے نجات دلوائی اور ہمارا پیارا وطن پاکستان بنایا۔

یوں دی ہمیں آزادی کہ دنیا ہوئی حیران
اے قائد اعظم ترا احسان ہے، احسان



مشق

- 1- حروف کو جوڑ کر لفظ بنائیں:
س تھ ر ا۔ کھ ل ت۔ چ م ک۔ پ اک س ت ان۔
- 2- جملے بنائیں:
عادت، روشن، رہنما، وکالت، محنتی۔
- 3- جواب لکھیں:
ا۔ اس کہانی میں کس رہنما کے بچپن کا واقعہ بتایا گیا ہے؟
ب۔ بچے کہاں کھیل رہے تھے؟
ج۔ اچھے بچے نے کیا اچھی بات بتائی؟
د۔ ہمارے قائد کا پورا نام کیا ہے؟

سرگرمیاں

- 1- خالی جگہ پُر کریں۔
وکالت، غلامی، رہنما۔
- ا۔ قائد اعظمؒ ہمارے بہت بڑے..... تھے۔
- ب۔ قائد اعظمؒ نے انگلستان سے..... کا امتحان پاس کیا۔
- ج۔ قائد اعظمؒ نے مسلمانوں کو..... سے نجات دلائی۔

برائے اساتذہ:

- 1- طلبہ سے مختلف کھیلوں کے نام سنیں۔
- 2- سبق کے مختلف حصے پڑھوا کر سنیں اور تلفظ کی اصلاح کریں۔
- 3- جماعت میں "قائد اعظمؒ" پر تقریری مقابلہ کروائیں اور انعام دیں۔
- 4- بچوں کو بتایا جائے کہ ہمارے قومی شاعر کون ہیں۔



مل جل کر رہنا

بلال لاہور شہر میں رہتا ہے۔ اس کا گھر ایک چھوٹے سے محلے میں ہے جس میں چھوٹے گھر بھی ہیں اور بڑے بھی لیکن ان گھروں میں رہنے والے سب لوگ مل جل کر رہتے ہیں، ایک دوسرے کی عزت کرتے ہیں اور ایک دوسرے کے کام آتے ہیں۔

بلال کے ابو شہر کے بڑے ہسپتال میں ڈاکٹر ہیں۔ وہ آس پاس کے لوگوں کا بہت خیال رکھتے ہیں۔ انھیں صحت کی باتیں بتاتے رہتے ہیں۔

بلال کی امی گھر کے کام کاج سے فارغ ہو کر محلے کے بچوں کو قرآن پاک پڑھاتی ہیں۔ لوگ ان دونوں میاں بیوی کی بہت عزت کرتے ہیں۔ بلال اور اس کے دوست بھی ایک دوسرے سے بہت پیار کرتے ہیں اور مل جل کر رہتے ہیں۔ ان کے گھر کے پاس ایک میدان ہے جس میں سب بچے مل کر کھیلتے ہیں۔



مشق

جواب لکھیں:

بلال کہاں رہتا ہے؟

بلال کے ابو کیا کام کرتے تھے؟

بلال اور اس کے دوست کہاں کھیلتے ہیں؟

2- خالی جگہ پُر کریں۔ قرآن پاک، خیال، عزت، صاف ستھرا۔

ا سب لوگ ایک دوسرے کی بہت..... کرتے ہیں۔

ب بلال اور اس کے دوست بھی اپنے محلے کو..... رکھتے ہیں۔

ج وہ ایک دوسرے کا..... رکھتے ہیں۔

د بلال کی امی محلے کے بچوں کو..... پڑھاتی ہیں۔

3- جملے بنائیں:

ڈاکٹر، ہسپتال، میدان، بات چیت، محبت۔

سرگرمیاں

1- درست جملوں پر یہ (✓) نشان لگائیے۔

ا بلال کے ابو ڈاکٹر نہیں ہیں۔

ب بلال اور اس کے دوست میدان میں کھیلتے ہیں۔

ج ہم جس جگہ رہتے ہیں اسے صاف ستھرا رکھتے ہیں۔

د بلال اور اس کے دوست اپنے گھر اور محلے کو صاف ستھرا نہیں رکھتے۔

برائے اساتذہ:

1- طلبہ کو گھر، محلہ اور شہر کے بارے میں مزید معلومات فراہم کریں۔

2- طلبہ سے صفائی اور تعاون کے بارے میں سوالات پوچھیں اور صفائی اور تعاون پر مشتمل چارٹ

بنوائیں۔

کبڈی

لڑکوں سے میدان بھرا ہے جس کو دیکھو کھیل رہا ہے

آج کے دن ہے سب کو چھٹی کھیلیں گے مل کر یہ کبڈی

اے لو، کھیل ہوا ہے جاری جانے لگے ہیں باری باری

دیکھو یہ پھرتیلا گیا ہے مار کے ہاتھ اب لوٹ رہا ہے

پکڑ میں آ کر لیٹ گیا ہے بہت بھر یہ کھینچ رہا ہے

آخر کھینچ ہی لایا اس کو

شور ہے ہر سو، او ہو، او ہو



مشق



1- آپ کو کون سا کھیل پسند ہے؟

2- خالی جگہ پُر کریں۔

کھیلوں کے محل کر یہ.....

ہمت بھریہ..... رہا ہے۔

دیکھو یہ..... گیا ہے۔

3- پاکستان کا قومی کھیل کون سا ہے؟



برائے اساتذہ:

1- بچوں کو کرکٹ، ہاکی اور دوسرے ایسی کھیلوں کے بارے میں بتائیں۔

2- بچوں سے ان کے دیکھے ہوئے کسی کھیل کے بارے میں پانچ فقرے لکھوائیں۔

3- بچوں کو کھیل کے میدان میں لے جا کر کبڈی کھیلنے کا موقع دیں اور بچوں کو ان کے کھیل

کھلائیں۔

شہر، قصبہ اور گاؤں

سعدیہ کو گاؤں دیکھنے کا بہت شوق تھا۔ چھٹیاں ہوئیں تو وہ اپنی امی اور ابو کے ساتھ اپنے ماموں کے گاؤں گئی۔ اس نے اپنے ماموں کے ساتھ گھوم پھر کر سارا گاؤں دیکھا۔ سعدیہ نے جب پہلی بار فصلیں اور سبزیوں کے ہرے بھرے کھیت دیکھے تو بہت خوش ہوئی۔ اس نے باغ میں درختوں پر لگے ہوئے آم اور جامن بھی دیکھے اور کھائے۔ اس نے گاؤں میں گائیں، بھینسیں، بکریاں اور بھیڑیں بھی دیکھیں۔ وہ لوگ جتنے دن گاؤں میں رہے انھیں تازہ دودھ، مکھن اور گھی بھی ملتا رہا اور تازہ سبزیاں اور پھل بھی۔

ایک دن سعدیہ سیر کرتے ہوئے اپنے ماموں سے کہنے لگی ”ماموں جان! گاؤں اور شہر میں تو بہت فرق ہے۔ شہر میں مکان بڑے اور پکے ہیں مگر یہاں تو زیادہ تر مکان چھوٹے چھوٹے اور کچے ہیں۔ شہر میں دو منزلہ مکان تو عام ہیں مگر یہاں ایک بھی دو منزلہ مکان نہیں۔ کیا ہی اچھا ہوتا اگر گاؤں میں سکول اور ہسپتال بھی ہوتے پھر تو گاؤں ہر طرح سے شہر سے اچھا ہوتا۔“

ماموں نے کہا ”گاؤں کے قریب قصبہ ہے۔ وہاں سکول اور ہسپتال ہیں۔ اس لیے



ہمارا کام چل ہی جاتا ہے۔“

جب سعدیہ نے پوچھا کہ قصبہ کیا ہوتا ہے تو ماموں نے بتایا کہ قصبہ اس آبادی کو کہتے ہیں جو گاؤں سے بڑی مگر شہروں سے چھوٹی ہوتی ہے۔ وہاں چھوٹے چھوٹے بازار بھی ہوتے ہیں اور سکول اور ہسپتال بھی۔

وہ پھر کہنے لگے ”بیٹا! ہم شہر میں رہیں یا قصبے یا گاؤں میں۔ ہمیں چاہیے کہ صفائی کا خاص خیال رکھیں۔ شہر، قصبے اور گاؤں صاف ستھرے ہوں گے تو صحت اچھی رہے گی اور اگر صحت اچھی رہے گی تو ہم زیادہ محنت کر سکیں گے اور دنیا میں نام پیدا کر سکیں گے۔“

مشق

1۔ جواب لکھیں:

ا۔ گاؤں میں کون رہتے تھے؟ ب۔ سعدیہ نے باغ میں کیا کھایا؟

ج۔ گاؤں میں سعدیہ کو کیسا دودھ ملتا رہا؟

2۔ ان لفظوں سے جملے بنائیں: شہر، نام، صحت، محنت، دنیا۔

سرگرمیاں

1۔

درست جواب پر (✓) نشان لگائیں:

ا۔ گاؤں کے لوگ کیسے ہوتے ہیں؟

(i) محنتی (ii) ست (iii) چالاک

ب۔ گاؤں میں آبادی شہر کے مقابلے میں کیسی ہوتی ہے؟

(i) زیادہ (ii) برابر (iii) کم

ج۔ شہروں کے مکان گاؤں کے مقابلے میں کیسے ہوتے ہیں؟

(i) چھوٹے (ii) بڑے (iii) برابر



2- ان حرفوں کو جوڑ کر لفظ بنائیں جیسے شہر

گ	ا	ق	ص	ب	م	ح	ن	ت	د	ن	ی	ا
---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---

3- ان لفظوں کی جمع لکھیں۔

واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع
سبزی	سبزیاں	بکری	چھٹی	فصل	کچھ	چھوٹے	کچے

4- الٹ معنی والے لفظوں کو تیرے ملائیں۔

گاؤں	کچے
تازہ	چھوٹے
کچے	رات
بڑے	باسی
دن	شہر

5- جھونپڑی کا خاکہ بنا کر رنگ بھریں۔

برائے اساتذہ:

1- خوش خط لکھوائیں۔ ماموں، گاؤں، بکریاں، گائیں، بھینس۔

2- املا لکھوائیں۔ ہماری صحت اچھی ہوگی تو ہم زیادہ محنت کر سکیں گے۔

3- جن چیزوں کا سبق میں ذکر ہے ان کے علاوہ بھی بچوں کو گاؤں کی کچھ چیزوں کے نام بتائیں۔



نمک کا ایک تاجر ہر روز اپنے گدھے پر نمک لادتا۔ وہ یہ نمک دوسرے شہر لے جا کر بیچتا۔ اس طرح اسے جو نفع ہوتا، اس سے وہ گھر کا خرچ چلاتا۔ راستے میں ایک نالا پڑتا تھا۔ تاجر گدھے کے ساتھ اس نالے سے گزرتا تھا۔ ایک دن پانی سے گزرتے ہوئے گدھے کا پاؤں پھسل گیا۔ وہ پانی میں گرا تو نمک پانی میں ڈوب کر گھل گیا۔ گدھا نالے سے باہر آیا تو اس کا بوجھ آدھا ہو گیا تھا۔ وہ بہت خوش ہوا۔ اب اس نے ہر روز نالے سے گزرتے ہوئے جان بوجھ کر گرنا شروع کر دیا۔ اس طرح بہت سا نمک پانی میں گھل جاتا اور اس کا بوجھ ہلکا ہو جاتا۔

تاجر گدھے کی چالاکی سمجھ گیا۔ اس نے روٹی خرید کر گدھے پر لاد دی۔ نالے سے گزرتے ہوئے گدھا اسی طرح گرا مگر روٹی بھیک کر بھاری ہو گئی تھی۔

گدھا جب دوسرے شہر پہنچا تو تھکن سے اس کا برا حال تھا۔ اگلے دن جب تاجر اس پر



نمک لاد کر نالے میں سے گزرا تو گدھا بغیر گرے نالا پار کر گیا۔ اب اس نے سبق سیکھ لیا تھا کہ دھوکے اور نکتے پن کا نتیجہ اچھا نہیں ہوتا۔

مشق

1- سوالوں کے جواب لکھیں:

- ا تاجر گدھے کے ساتھ کہاں سے گزرتا تھا؟
- ب گدھے نے بوجھ کم کرنے کے لیے کیا تدبیر کی؟
- ج دوسری بار گدھے کی چالاکی نے اسے کیا نقصان پہنچایا؟

2- جملے بنائیں۔ بوجھ، روٹی، سامان، چالاکی، نقصان۔

3- اس واقعے سے کیا سبق ملتا ہے؟

سرگرمیاں

1- واحد کے جمع بنائیں: گدھا، نالا، راستہ۔

2- کلاس میں کہانی سنائیں۔

برائے اساتذہ:

- 1- بچوں کو تجارت کی اہمیت سے آگاہ کریں۔
- 2- بتائیں کہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی تجارت کرتے تھے۔
- 3- محنت سے جی چرانے اور اپنی ذمہ داری نہ نبھانے کا انجام مثالیں دے کر بتائیں۔

چند امانوں دُور کے

چاندنی رات تھی۔ عشا کی نماز کے بعد اصغر اور اس کے ابا جان چھت پر بیٹھے تھے۔ وہ سونے کی تیاری کر رہے تھے۔ اصغر نے چاند کی طرف دیکھا۔ چاند کی ٹھنڈی ٹھنڈی روشنی اسے اچھی لگ رہی تھی۔ اس نے ابا جان سے چاند کے بارے میں پوچھا۔

ابا جان نے بتایا کہ ان کی دادی جان چاند کی کہانی سنایا کرتی تھیں۔ وہ کہا کرتیں کہ بڑھیا چاند میں چرخا کات رہی ہے۔ جب ہم سکول میں پڑھتے تھے تو ہم نے پڑھا:

چندا ماموں دُور کے بڑے پکائیں بُور کے
آپ کھائیں تھالی میں ہم کو دیں پیالی میں
پیالی گنی ٹوٹ چندا ماموں گئے رُوٹھ

ابا جان نے اصغر سے کہا کہ آج چاند پورا نظر آ رہا ہے۔ اس لیے زیادہ روشن ہے۔ یہ

آدھے مہینے کا چاند ہے۔ جب یہ پہلی بار نظر آیا تھا تو بہت باریک تھا۔

انھوں نے بتایا کہ ہم گاؤں میں رہتے ہیں۔ یہاں گرد اور دھواں کم ہے۔ اس لیے ہم

نے پہلی تاریخ کا چاند دیکھ لیا ہے۔ شہروں میں یہ اتنا صاف نظر نہیں آتا۔

اصغر نے کہا کہ سات دن پہلے تو چاند آدھا دکھائی دیتا تھا۔ ابا جان بولے: چاند گھٹتا

بڑھتا رہتا ہے۔ اس کی شکل ہمیشہ ایک سی نہیں رہتی۔ پہلے یہ باریک ہوتا ہے۔ ایک ہفتے کے

بعد یہ آدھا نظر آتا ہے۔ چودہ دن ہو جائیں تو آج کی طرح پورا دکھائی دیتا ہے۔ ایک ہفتہ اور گزر جائے تو پھر دوسری طرف سے آدھا رہ جاتا ہے۔ آخر میں یہ پھر پہلی تاریخوں کی طرح باریک ہو جاتا ہے۔



مشق

- 1- سوالوں کے جواب لکھیں:
 - ا چاند پورا کب دکھائی دیتا ہے؟
 - ب چاند پہلی اور آخری تاریخوں میں کس شکل کا ہوتا ہے؟
 - ج پہلی تاریخ کا چاند شہروں میں صاف کیوں دکھائی نہیں دیتا؟
 - د دادی جان چاند کے بارے میں کیا بتاتی تھیں؟
- 2- سبق میں سے پانچ ایسے الفاظ چن کر لکھیں جن میں کوئی نقطہ نہ ہو۔ جیسے دادی۔

سرگرمیاں

1- چاند کی مختلف اشکال کے چارٹ تیار کریں۔

2- چاند کا خاکہ بنا کر اس میں رنگ بھریں۔

برائے اساتذہ:

- 1- بچوں کو بتائیں کہ "چند ماموں دور کے" صوفی تہتم کی نظم ہے۔
- 2- چاند کے بارے میں سائنسی تحقیقات سے بچوں کو آگاہ کریں۔
- 3- سورج اور چاند کی روشنی کا فرق سمجھائیں۔



بھائی بھائی

کامران کے ابو ملازمت کے سلسلے میں لاہور سے پشاور جاتے تھے۔ کل وہ پشاور سے آئے تو ان کے دوست گل خان اور ان کا چھوٹا بیٹا سعید بھی تھا۔ کامران، سعید سے مل کر بہت خوش ہوا۔ دونوں دوستوں کو کھیلتے کودتے اور اپنی کتابوں کی باتیں کرتے دیکھ کر ان کے والد بھی خوش تھے۔ کامران کے ابو نے کہا، ہمارے بچے ایک دوسرے کے بھائی بن گئے ہیں۔

گل خان بولے، اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو یہی توفر فرمایا ہے ”اللہ کے بندو! آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ۔“ ہم سب مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ کوئی کسی خاندان سے ہو، کسی کا کسی قبیلے سے تعلق ہو، کوئی گورا ہو یا کالا، سب آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ سب ایک ہیں۔“

ہمارا ملک اسلام کے نام پر بنا ہے۔ اس کے رہنے والوں میں یہ رشتہ زیادہ مضبوط ہے۔ پٹھان ہو یا بلوچی، سندھی ہو یا پنجابی، سب ایک ہیں۔ کامران نے کہا: ابو جیسے آپ اور

چچا گل خان بھائی ہیں، اسی طرح میں اور سعید بھی بھائی ہیں۔
میں اپنے بھائی کو تحفہ دینا چاہتا ہوں۔



اس کے ابو بولے: ہاں، تحفہ دینے سے محبت بڑھتی ہے۔ تم ضرور اپنے بھائی سعید کو اچھا سا تحفہ دینا۔

کامران نے اپنے بھائی سعید کو گلے لگایا اور اسے ساتھ لے کر بازار کو چلا تا کہ اسے کوئی اچھی سی کتاب تحفے میں دے۔

مشق

1- جواب لکھیں:

ا۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو کیا فرمایا ہے؟

ب۔ پٹھان، بلوچی، سندھی اور پنجابی آپس میں کیا ہیں؟

ج۔ کامران کا دوست کس شہر سے آیا تھا؟

د۔ آپ اپنے دوست کو کون سا تحفہ دینا پسند کریں گے؟

2- ان لفظوں کی جمع لکھیں۔ کالا۔ بچہ۔ تحفہ۔ چھوٹا۔ رشتہ۔

سرگرمیاں

1- ٹھیک لفظ لکھ کر جملہ مکمل کریں: سعید۔ بھائی بھائی۔ اسلام۔ محبت۔

ا۔ ان کے ساتھ ان کا چھوٹا بیٹا _____ بھی تھا۔ ب۔ سب آپس میں _____ ہیں۔

ج۔ ہمارا ملک _____ کے نام پر بنا ہے۔ د۔ تحفہ دینے سے _____ بڑھتی ہے۔

برائے اساتذہ:

1- بچوں کو چاروں صوبوں کے بارے میں مختصر معلومات دیں۔

2- انھیں آزاد کشمیر سے متعلق بھی بتائیں۔

3- حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ منورہ میں مہاجرین اور انصار میں جو بھائی چارا قائم کیا تھا، اس کے بارے میں بتائیں۔

میٹھی عید

مسلمان رمضان میں روزے رکھتے اور روزے پورے ہونے کی خوشی میں عید مناتے ہیں۔ اس عید کو عید الفطر یا میٹھی عید کہتے ہیں۔

رمضان کی انتیسویں شام تھی۔ لوگ چاند دیکھنے کے لیے اپنی چھتوں پر جمع تھے۔ فاطمہ اور حسن بھی اپنے ابو اور امی کے ساتھ چھت پر موجود تھے۔ حسن نے فاطمہ سے پوچھا ”آپا! ہم آسمان میں کیا دیکھ رہے ہیں؟“ اتنے میں ہر طرف سے ”چاند نظر آگیا، چاند نظر آگیا۔“ کی آوازیں سنائی دیں۔ لوگ ایک دوسرے کو روزے پورے ہونے کی مبارک باد دینے لگے۔ حسن کے امی اور ابو نے بھی ایک دوسرے کو مبارک باد دی۔ سب بہت خوش تھے کہ عید کا چاند نظر آگیا ہے اور کل عید ہوگی۔

حسن نے ابو سے پوچھا: ابو چاند کدھر ہے مجھے دکھائی کیوں نہیں دے رہا؟ ابو نے حسن کو گود میں اٹھالیا اور پھر ہاتھ کے اشارے سے بتایا کہ وہ دور آسمان میں باریک سا چاند چمک رہا ہے۔ حسن عید کا چاند دیکھ کر بہت خوش ہوا۔

عید کے دن سب نے نہادھو کر اچھے اچھے کپڑے پہنے اور عید کی نماز کے لیے عید گاہ کی طرف چل پڑے۔ حسن نے راستے میں دیکھا





کہ کھانے پینے کی دکانوں پر اچھی اچھی اور مزے دار چیزیں بچی ہوئی ہیں۔ لوگ نئے کپڑے پہنے خوشی خوشی عید گاہ کی طرف جا رہے ہیں۔

عید گاہ میں نمازی بڑی تعداد میں جمع ہو گئے۔ نماز ادا کرنے کے بعد لوگ ایک دوسرے سے گلے ملنے لگے اور عید مبارک کہنے لگے۔ حسن اور اس کے ابو نے بھی سب کو عید کی مبارک باد دی۔

گھر آ کر ابو نے حسن اور فاطمہ کو عیدی دی۔ وہ دونوں عیدی لے کر بہت خوش ہوئے۔ امی نے سب کو میٹھی میٹھی اور مزے دار سوٹیاں دیں اور ہم ساریوں کو بھی بھیجیں۔ سوٹیاں کھاتے ہوئے ابو بولے ”بچو! عید کا مطلب ہے بہت زیادہ خوشی“ ہمیں چاہیے کہ اس خوشی میں دوسروں کو بھی شامل کریں۔“ فاطمہ اور حسن کو یہ بات بہت اچھی لگی۔ فاطمہ نے کہا ”ابو! ہم اپنی عید کی خوشیوں میں دوسروں کو کیسے شامل کریں؟“ حسن بولا ”میں تو اپنی عیدی میں دوستوں کو بھی شامل کروں گا۔“ حسن کی یہ بات سن کر سب بہت خوش ہوئے۔ امی نے بچوں کو بتایا کہ انھوں نے بھی عید کی خوشیوں میں غریبوں اور محتاجوں کو شامل کیا ہے اور انھیں فطرانہ دیا ہے۔

مشق

1. جواب لکھیں:

- i. مسلمان سال میں کتنی عیدیں مناتے ہیں؟
- ii. قربانی کی عید کو بڑی عید بھی کہتے ہیں۔ میٹھی عید کو کیا کہتے ہیں؟
- iii. عید الفطر کا چاند کس تاریخ کو دیکھتے ہیں؟
- iv. گھر آ کر ابو نے حسن اور فاطمہ کو کیا دیا؟
- v. عید کا مطلب کیا ہے؟

2. جملے بنائیں: عید گاہ۔ آسمان۔ مبارک باد۔ مدد۔ عیدی۔

مرکز میاں

1. خالی جگہ پُر کریں: مبارک باد۔ نمازی۔ سوئیاں۔

ا۔ عید گاہ میں _____ بڑی تعداد میں موجود تھے۔

ب۔ امی نے سب کو میٹھی میٹھی _____ دیں۔

ج۔ لوگ ایک دوسرے کو _____ دینے لگے۔

2. چاند کا خاکہ بنائیں۔

برائے اساتذہ:

1- سبق کے کسی بھی حصے میں سے املا لکھوائیں۔

2- بچوں سے عید کی تیاریوں کے بارے میں پوچھیں۔

3- عید الفطر اور فطرانے کا تعلق بتائیں۔

مفید جانور



اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے بہت سے مفید جانور پیدا کیے ہیں۔ ان میں سے کچھ جانور ایسے ہیں جنہیں ہم گھروں میں پال سکتے ہیں۔ انہیں پالتو جانور کہتے ہیں۔ یہ جانور ہمارے بہت کام آتے ہیں۔ اب ان تصویروں کو دیکھیں یہ کچھ پالتو جانور ہیں۔

یہ اونٹ ہے۔ یہ زیادہ تر صحرائی علاقوں میں پایا جاتا ہے۔ اس کے پاؤں چوڑے ہوتے ہیں اس لیے صحرا میں سواری اور سامان لانے اور لے جانے کے لیے اونٹ ہی کام دیتا ہے۔ لوگ اس کا گوشت بھی کھاتے ہیں اور اس کی کھال سے چمڑا بناتے ہیں جس سے کئی چیزیں تیار کی جاتی ہیں۔



یہ گائے، بھینس اور بیل ہیں۔ ہم گائے اور بھینس کا دودھ بہت شوق سے پیتے ہیں۔ ان کا گوشت بھی کھایا جاتا ہے۔

بیل کھیتی باڑی کے کام آتا ہے۔ ان تینوں جانوروں کی کھال سے چمڑا بنتا ہے جس سے جوتے اور کئی دوسری چیزیں بنتی ہیں۔



یہ بھیڑ اور بکری ہیں۔ یہ بھی دودھ دینے والے جانور ہیں۔ ان کے چمڑے سے بھی جوتے، بیگ، پرس اور کئی مفید چیزیں بنتی ہیں۔ بھیڑ کی اون سے اوننی کپڑا تیار کیا جاتا ہے اور سویٹر اور شالیں بنتی ہیں۔



یہ مرغی اور مچھلی ہیں۔ مرغی تو بہت سے گھروں میں پالی جاتی ہے لیکن مچھلی بہت کم





گھروں میں پالی جاتی ہے۔ مرغی اور مچھلی کا
گوشت بہت شوق سے کھایا جاتا ہے۔
یہ دوسرے سب جانوروں کے گوشت سے
زیادہ مفید ہوتا ہے۔

مشق

1- جواب لکھیں:

- ا اونٹ کن علاقوں میں پایا جاتا ہے؟
 - ب ہم کن جانوروں کا دودھ پیتے ہیں؟
 - ج سب سے مفید گوشت کن جانوروں کا ہوتا ہے؟
- 2- ان لفظوں سے خالی جگہ پُر کریں۔
تھا تھے تھی۔

- ا وہ جاتا.....
- ب وہ جاتے.....
- ج وہ جاتی.....

مرتبہ

1- مچھلی کا خاکہ بنائیں اور اس میں رنگ بھریں۔

2- ان حرفوں کو جوڑ کر لفظ بنائیں:

ب ک ر ی	
م ر غ ی	
ت ص و ی ر	
ب ے ل	
ج و ت ے	

3- درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں:

- ا گائے کس کام آتی ہے؟
 (i) کھیتی باڑی کے (ii) بوجھ اٹھانے کے (iii) دودھ پینے کے
- ب اون کس جانور کی کھال پر ہوتی ہے؟
 (i) گھوڑے کی (ii) بکری کی (iii) اونٹ کی
- ج کس جانور کا گوشت بہت کم کھایا جاتا ہے؟
 (i) اونٹ کا (ii) بکری کا (iii) مچھلی کا

برائے اساتذہ:

1. املا لکھوائیں: اللہ تعالیٰ - تصویروں - صحرائی - علاقوں - تیار۔

2. خوش خط لکھوائیں: رب کا شکر ادا کر بھائی

جس نے ہماری گائے بنائی

4. بچوں سے سبق پڑھوا کر سنیں اور ان کے تلفظ کی اصلاح کریں۔

وقت کی پابندی

صبح ہوئی۔ اذان کی آواز آئی۔ لوگ مسجد میں نماز پڑھنے چل پڑے۔ مشرق سے سورج نکل آیا۔ ہر طرف روشنی پھیل گئی۔ دھوپ پڑنے لگی۔ سائے چھوٹے ہوتے گئے۔ سورج سر پر آ گیا۔ دوپہر کی گرمی سے بچنے کے لیے جانور اور انسان چھاؤں میں آ بیٹھے۔ اب سورج مغرب کی طرف ڈھلنے لگا۔ ظہر کی نماز پڑھی جانے لگی۔ سائے مشرق کی طرف اور لمبے ہوتے گئے۔ اب عصر کی نماز پڑھی گئی۔

لو، سورج ڈوبنے لگا۔ ہر طرف سرخی پھیل گئی۔ گرمی کم ہوئی۔ مغرب کی نماز کا وقت آ پہنچا۔ آسمان پر ستارے چمکنے لگے۔ چاند نکل آیا۔ چاندنی پھیلتی گئی۔ عشا کی نماز کے بعد لوگ سو گئے۔ ہر طرف خاموشی چھا گئی۔

سورج صبح کے وقت نکلتا ہے۔ شام کو ڈوب جاتا ہے۔ پانچوں نمازوں کے لیے وقت مقرر ہے۔ سکول پہنچنے کا وقت اور سکول سے چھٹی کا وقت مقرر ہے۔ ہر کام وقت پر ہونا چاہیے۔





وقت کی پابندی نہ کی جائے تو کام کا نقصان ہوتا ہے۔ سکول پہنچنے میں دیر ہو جائے تو تعلیم کا ہرج ہوتا ہے۔ نماز وقت پر نہ پڑھی جائے تو اللہ کے حکم پر عمل نہیں ہوتا۔ جو لوگ زندگی میں کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہیں، وہ ہر کام وقت پر کرتے ہیں۔

مشق

1- سوالوں کے جواب لکھیں:

- ا عصر کے وقت سائے کس طرف لمبے ہوتے ہیں؟
 ب دن میں کتنی نمازیں پڑھی جاتی ہیں؟ ج وقت کی پابندی نہ کی جائے تو کیا ہوتا ہے؟
 2- جملے پورے کریں:

- ا سورج سر پر آ جائے تو سائے سب سے ہو جاتے ہیں۔
 (چھوٹے - بڑے)
 ب سورج مغرب کی طرف ڈھلنے لگے تو کی نماز پڑھی جاتی ہے۔
 (ظہر - عشا)
 ج سکول پہنچنے میں دیر ہو جائے تو کا ہرج ہوتا ہے۔
 (تعلیم - کام)

1۔ الٹ معنوں والے الفاظ لکھیں:

صبح	
مشرق	
آسمان	
نقصان	
کامیابی	

2۔ جمع بنائیں: (جیسے لوگ سے لوگوں)

جانور	
انسان	
نماز	
آسمان	

برائے اساتذہ:

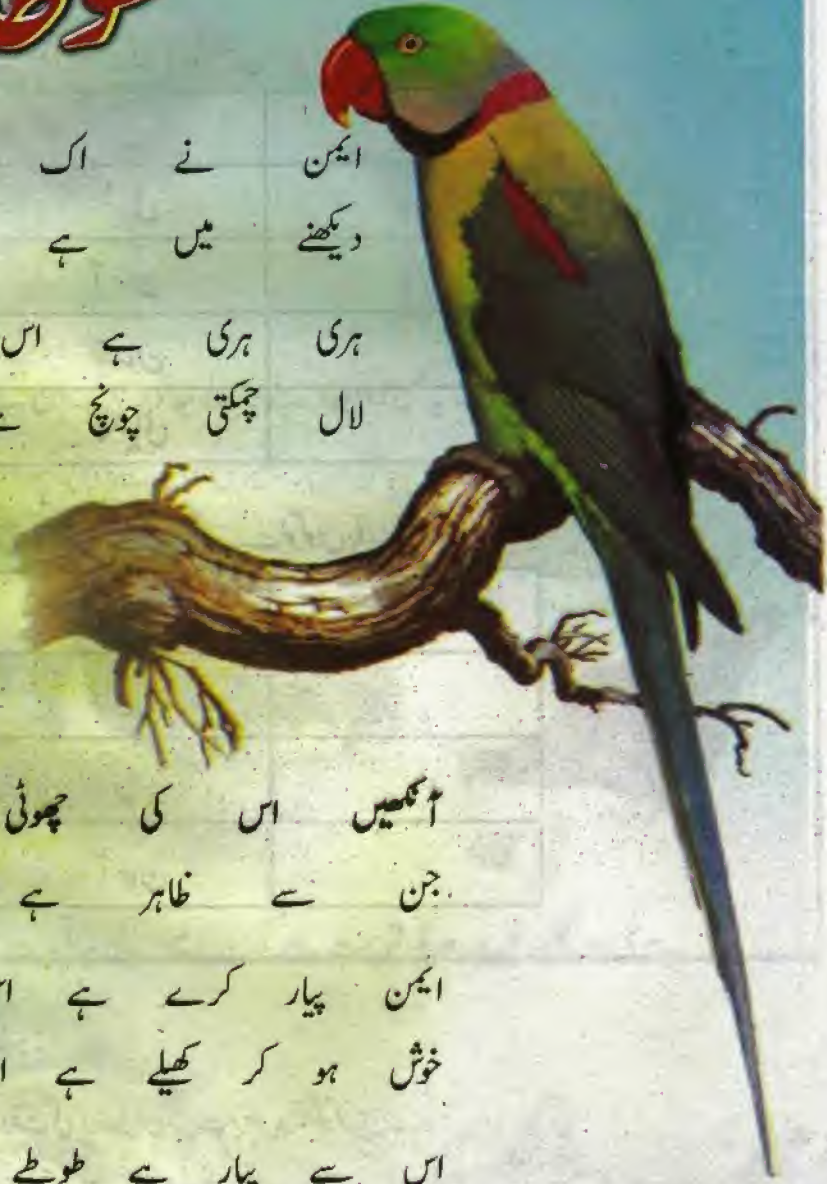
1۔ وقت کی پابندی کی اہمیت پر مزید گفتگو کریں۔

2۔ بچوں کو نماز کے اوقات لکھوائیں۔

3۔ دوسرے پیرا گراف کا املا لکھوائیں۔

طوطا

ایمن نے اک طوطا پالا
دیکھنے میں ہے بھولا بھالا
ہری ہری ہے اس کی وردی
لال چمکتی چونچ ہے اس کی



آنکھیں اس کی چھوٹی چھوٹی
جن سے ظاہر ہے چالاکی
ایمن پیار کرے ہے اس سے
خوش ہو کر کھیلے ہے اس سے
اس سے پیار ہے طوطے کو بھی
اس کے ہاتھ سے کھائے پوری

خوش ہو کر امروز بھی کھائے
 اور ایمن کو خوب ہنسائے
 اس سے خوب ہلا ہے طوطا
 اس کا دوست بنا ہے طوطا
 (زاہدہ صدیقی)

مرکز دیاں

1۔ درست لفظ پر (✓) کا نشان لگائیں۔

ا ایمن نے کیا پالا تھا؟ (چڑیا-طوطا)

ب طوطے کی آنکھوں سے کیا ظاہر ہوتا ہے؟ (چالاکی-بھولا پن)

ج طوطے کی چونچ کا رنگ کیا تھا؟ (لال-نیلا)

2۔ نظم کو زبانی یاد کریں۔

برائے اساتذہ:

1۔ بچوں سے یہ نظم زبانی سنیں۔

2۔ خوش خط لکھوائیں۔

ہری ہری ہے اس کی وردی
 لال چمکتی چونچ ہے اس کی

3۔ جملے بنوائیں:

نے۔ ہے۔ سے۔ کو۔ کا۔

پودے اور درخت

اسد اور رحمان اپنے چچا کے گاؤں گئے۔ چچا انھیں کھیتوں میں لے گئے۔ وہاں بہت سی سبزیاں اُگی ہوئی تھیں۔ آم کے بڑے بڑے درخت بھی تھے۔ ان پر لٹکتے ہوئے آم بہت پیارے لگ رہے تھے۔ دونوں بھائیوں نے چچا سے بہت سے سوال کیے۔

رحمان: چچا جان! ہمیں درختوں کے بارے میں کچھ بتائیے۔

چچا: بیٹے! درخت کا ایک حصہ زمین کے اندر ہوتا ہے۔ اسے ہم جڑ کہتے ہیں۔ پودا جڑ کے ذریعے سے زمین سے پانی حاصل کرتا ہے۔ جو حصہ زمین سے اوپر ہوتا ہے، وہ تنا کہلاتا ہے۔ تنا کچھ اوپر تک سیدھا چلا جاتا ہے، پھر اس میں سے شاخیں پھوٹی ہیں۔ شاخوں پر پتے اور پھول لگتے ہیں۔

اسد: درختوں پر پھل بھی تو لگتے ہیں جو ہم کھاتے ہیں۔

چچا: ہاں۔ بعض درخت پھل والے ہوتے ہیں لیکن ایک پودا ایسا بھی ہوتا ہے جس کا ہم سب تنا کھاتے ہیں۔

اسد: چچا جان! ایسا پودا کہاں اُگتا ہے؟

چچا: تم بھول رہے ہو۔ تم جو گنا چوستے ہو، وہ تنا ہی تو ہوتا ہے۔ اسی سے شکر بھی



بنی ہے۔ کچھ تنے مثلاً آلو، اورک وغیرہ زمین کے اندر ہوتے ہیں۔ یہ بھی کھائے جاتے ہیں۔

رحمان: کل میرا ایک دوست کہہ رہا تھا کہ لوگ بعض پودوں کی جڑیں بھی کھاتے ہیں۔

چچا: ہاں۔ گاجر، مولیٰ، شلجم، شکر قندی جڑیں ہی تو ہیں۔ انھیں ہم سب سبزی کے طور پر کھاتے ہیں۔

اسد: ہم پھل بھی کھاتے ہیں۔ کچھ تنے اور جڑیں بھی ہمارے کھانے کے کام آتی ہیں۔ آپ پتوں کے متعلق بھی بتائیں۔



چچا: کچھ پودوں کے پتے سبزی کے طور پر بھی استعمال کیے جاتے ہیں۔ درختوں اور پودوں کے پتوں کی شکلیں الگ الگ ہوتی ہیں۔ وہ چھوٹے بڑے بھی ہوتے ہیں۔ پتوں کی طرح پودوں کی جڑیں اور تنے بھی ایک جیسے نہیں ہوتے۔

رحمان: چچا جان! اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ مختلف پودے اور درخت انسانوں کے لیے پیدا کیے ہیں؟

چچا: ہاں! ہمیں ان کی حفاظت کا خیال بھی رکھنا چاہیے۔

مشق

1- سوالوں کے جواب لکھیں:

i. جڑ کسے کہتے ہیں؟

ii. درخت کا جو حصہ زمین کے اوپر

ہوتا ہے، اسے کیا کہتے ہیں؟



iii. گنے کا تنا کس کام آتا ہے؟

iv. پودا جڑ کے ذریعے سے زمین سے کیا حاصل کرتا ہے؟

v. کن پودوں کے تنے زمین کے اندر ہوتے ہیں؟

سرگرمیاں

1۔ جمع کے واحد لکھیں:

سبزیاں	
جڑیں	
شاخیں	
پتے	
تنے	
پودے	



2۔ آم کے خاکے میں رنگ بھریں۔



برائے اساتذہ:

1۔ بچوں کو گری کے پھلوں کے بارے میں بتائیں

2۔ املا لکھوائیں۔ کھیتوں۔ شاخیں۔ شکر قندی۔ مختلف۔ حفاظت۔



ایمن کے ابو اپنی صحت کا بہت خیال رکھتے ہیں۔ وہ بچوں کی صحت کا بھی خیال رکھتے ہیں۔ ہر روز صبح کی سیر کے لیے جاتے ہیں۔ دو تین دن سے وہ دیکھ رہے تھے کہ ایمن کچھ سُست رہنے لگی ہے۔ آج وہ سیر کر کے آئے تو اسے دیکھ کر کہنے لگے ”ایمن تم کچھ سُست سُست لگ رہی ہو۔ تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے نا؟ صحت بہت بڑی دولت ہے، اس کی حفاظت کرنی چاہیے۔“

ایمن بولی ”ابو جان! میں اپنی صحت کا خیال رکھتی ہوں۔ غذا اور صفائی کا بہت خیال رکھتی ہوں۔ آپ بتائیں مجھے اور کیا کرنا چاہیے۔“

اس کے ابو کہنے لگے ”کمی یہ ہے کہ تم سیر نہیں کرتیں۔ ہر روز صبح نماز کے بعد میرے ساتھ سیر کو چلا کرو۔ سیر کرنے سے انسان تن درست اور چُست رہتا ہے اور تازہ ہوا ملتی ہے جس سے انسان سارا دن تازہ دم رہتا ہے۔ شام کے وقت بھی تھوڑی سی سیر کیا کرو مگر صبح کی سیر کا کبھی ناغہ نہ کرو۔ صبح کی سیر سے ہلکی سی ورزش بھی ہو جاتی ہے جو جسم کو چُست رکھتی ہے۔“

صبح کی سیر کرنے سے تم اچھے اچھے منظر دیکھو گی، سورج کو نکلتے ہوئے دیکھو گی،

پرندوں کو چھپھاتے ہوئے دیکھو گی، دور دور تک پھیلے ہوئے ہرے بھرے کھیت دیکھو گی۔
ہری ہری گھاس اور خوب صورت پھول دیکھو گی۔ پودوں کو لہلہاتے ہوئے دیکھو گی تو
تمہارا دل خوش ہو جائے گا۔“ ابو کی باتیں سن کر ایمن بولی ”میں ان شاء اللہ کل ہی سے
آپ کے ساتھ سیر کے لیے چلا کروں گی۔“

یہ سن کر اس کے ابو بہت خوش ہوئے اور کہنے لگے ”یہ تو بات ہوئی سیر کی۔ کچھ اور
باتوں کا خیال بھی رکھا کرو۔ کبھی جھک کر نہ چلو اور پڑھتے یا لکھتے ہوئے کتاب یا کاپی پر نہ جھکو۔
سیدھے ہو کر بیٹھو۔ اس سے کمر کی ہڈی ٹھیک رہتی ہے۔ اسی طرح جب چلو تو پاؤں اٹھا کر چلو۔
پاؤں کو گھسیٹ کر چلنے سے چال بھی خراب ہو جاتی ہے اور گرد بھی اڑتی ہے۔ اس گرد سے جوتے
اور کپڑے خراب ہو جاتے ہیں۔ سیڑھیوں پر بوڑھوں کی طرح سہارا لے کر نہ چڑھو۔“ ایمن
بولی ”آپ نے بہت اچھی باتیں بتائی ہیں۔ میں ان شاء اللہ ان سب باتوں پر عمل کروں گی
تاکہ میں تن درست رہوں اور زیادہ محنت سے کام کر سکوں۔“



مشق

1- جواب لکھیں:

ا صبح اٹھ کر سب سے پہلے

کیا کرنا چاہیے؟

ب سیر کا کیا فائدہ ہے؟

1۔ ایک جیسے معنی والے لفظوں کو آپس میں ملائیں۔

صحت	مرہیز
دن	پیر
ہرے بھرے	روز
پاؤں	تن درستی

2۔ خالی جگہ پُر کریں۔

ا	ہر روز سیر کیا	_____
ب	صبح سویرے اٹھا	_____
ج	سیدھا ہو کر	_____
د	کبھی جھک کر نہ	_____
ہ	اپنی کمر سیدھی	_____

3۔ درست جواب کے سامنے (✓) کا نشان لگائیں۔

ا ایمن کب سیر کرتی تھی؟

(i) صبح کے وقت۔ (ii) شام کے وقت۔

(iii) کسی وقت بھی نہیں۔

ب سیر کے لیے سب سے اچھا وقت کون سا ہے؟

(i) صبح (ii) شام (iii) دوپہر

ج سیدھا ہو کر چلنے یا لکھنے پڑھنے کا کیا فائدہ ہے؟

(i) چال ٹھیک رہتی ہے۔ (ii) کمر کی ہڈی ٹھیک رہتی ہے۔

(iii) آدمی بوڑھا نہیں ہوتا۔

4 - حرفوں کو جوڑ کر لفظ بنائیں۔

سُ	ت
چُ	ت
ت	ازہ
ص	ب ح
سُ	رے

برائے اساتذہ:

1- املا لکھوائیں۔ صحت۔ صبح۔ منظر۔ قطرے۔ سہارا۔

2- خوش خط لکھوائیں:

میں زیادہ محنت کر کے بڑی کامیابی حاصل کروں گی۔

3- بچوں کو سیر کے علاوہ کچھ اور باتیں بھی بتائیں جو صحت کے لیے مفید ہوتی ہیں۔



عائشہ اور احمد اپنی امی کے ساتھ ٹی وی پر بچوں کا پروگرام دیکھ رہے تھے۔ دروازے پر دستک ہوئی۔ عائشہ کی امی نے دروازہ کھولا تو دیکھا کہ پڑوس سے عمر اور آمنہ آئے ہیں۔ انھوں نے گھر میں داخل ہوتے ہوئے کہا ”السلام علیکم“ عائشہ کی امی نے جواب دیا ”وعلیکم السلام۔“

عائشہ اور احمد انھیں دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور ان کے ساتھ زور زور سے باتیں کرنے لگے۔ عائشہ کی امی نے نرمی سے کہا ”بچو! ایک ساتھ بولنا اچھی بات نہیں۔ باری باری بات کرنی چاہیے۔ پہلے دوسرے کی بات کو غور سے سننا چاہیے اور پھر سوچ سمجھ کر جواب دینا چاہیے۔“

آمنہ بولی ”جی ہاں! یہ باتیں تو ہماری مس نے بھی ہمیں بتائی ہیں۔“ احمد نے کہا کہ ہمارے استاد صاحب بھی کہتے ہیں کہ بہت تیزی سے بات نہیں کرنی چاہیے۔ ابھی یہ باتیں ہو ہی رہی تھیں کہ عائشہ شربت، پھل اور بسکٹ وغیرہ لے آئی اور بولی ”کیا بات چیت ہو رہی ہے؟“

عمر نے عائشہ سے شربت کا گلاس لیتے ہوئے کہا کہ ہم یہ باتیں کر رہے تھے کہ کس طرح گفتگو کرنی چاہیے۔ عائشہ بولی ”بھئی یہ تو بہت اچھی بات ہے۔ ہم بھی تو سنیں کہ وہ باتیں کیا ہیں؟“ آمنہ نے کہا کہ ہم سب باری باری بتائیں گے۔ پہلے احمد بتائے گا۔

احمد بولا ”سب سے پہلی بات یہ ہے کہ ہمیں ایک ساتھ نہیں بولنا چاہیے۔“

آمنہ نے کہا ”بات نرمی سے کرنی چاہیے۔“
یہ سن کر عائشہ بولی ”بالکل ٹھیک! دوسرے کی بات کو غور سے سننا چاہیے۔ درمیان میں
بات کاٹنی نہیں چاہیے۔“
عمر نے کہا ”بات ہمیشہ ٹھہر ٹھہر کر کرنی چاہیے۔“ بچوں کی یہ باتیں سن کر امی بہت خوش ہوئیں۔

مشق

- 1- گفتگو کے کوئی سے چار آداب لکھیں۔
- 2- جملے بنائیں۔ خوشی۔ جلدی۔ نرمی۔ ٹھہر ٹھہر کر۔ ٹھیک۔

سرگرمیاں

- 1- درست جواب پر یہ (✓) نشان لگائیں۔
i. عائشہ اور احمد امی جان کے ساتھ ٹی وی پر دیکھ رہے تھے۔
☆ بڑوں کا پروگرام۔ ☆ خبروں کا پروگرام۔ ☆ بچوں کا پروگرام۔
ii. عائشہ اور احمد
☆ ڈاکٹر کو دیکھ کر خوش ہوئے۔ ☆ آمنہ اور عمر کو دیکھ کر خوش ہوئے۔ ☆ ڈاکے کو دیکھ کر خوش ہوئے۔
iii. عمر نے بتایا کہ ہم بات چیت کر رہے تھے۔
☆ گفتگو کے آداب کے بارے میں۔ ☆ کتابوں کے بارے میں۔ ☆ کھیلوں کے بارے میں۔
2- خالی جگہ پُر کریں۔
ہے۔ ہیں۔ گے۔ گا۔
a پہلے احمد بتائے ب سب باری باری بات کریں
ج ہمارے استاد صاحب کہتے د کیا بات چیت ہو رہی

برائے اساتذہ:

- 1- سبق کے کسی بھی حصے میں سے املا لکھوائیں۔
- 2- خوش خط لکھوائیں۔ گفتگو۔ آداب۔ اکٹھے۔ بالکل۔ ٹھہر ٹھہر۔

آئیں عربی سیکھیں

حَرْف



آپ پہلی جماعت میں ا۔ب۔پ پڑھ چکے ہیں
یہ حرف ہیں۔ چند حروف مل کر ایک لفظ بناتے ہیں۔
جیسے ضو میں ض و دو حروف ہیں۔

حروف لَیْن

زبر والے حرف کے بعد اگر "و" یا "ی" ہو تو اس "و" یا "ی" کو لَیْن (نرم) کہتے ہیں
کیوں کہ یہ ذرا نرم آواز دیتے ہیں۔

واو لَیْن

اَوْ ضَوْ لَوْ سَوْفَ حَوْلَ قَوْلَ يَوْمَ فَوْقَ

یا ئے لَیْن

اَیْن رَیْبَ کَیْفَ لَیْسَ بَیْنَ حَیْثُ شَیْءٌ

مد

جس حرف پر "مد" ہوتا ہے، اسے لمبا کر کے پڑھتے ہیں۔
چھوٹے مد کو دو الف کے برابر اور بڑے مد کو تین الف کے برابر لمبا کر کے
پڑھتے ہیں۔

قَالُوا. اَغْرَقْنَا. لَهُ. وَرِثَةً.
مَاء. حَدَ اَيْق. بِلَاء. جَاءَتْ. بَنِي اِسْرَآءِیْل.

تنوین کے بعد شد

اگر کسی شد والے حرف سے پہلے حرف پر تنوین ہو تو اس تنوین کی بجائے صرف ایک زبر یا ایک
زیر یا ایک پیش پڑھا جائے گا۔ رَزَقًا لِلْعِبَادِ میں رَزَقِیْنِ کی بجائے رَزَقْلُ پڑھا جائے گا یعنی ق
پر دو زبر کی بجائے ایک زبر پڑھا جائے گا۔

مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ کو مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ پڑھا جائے گا۔

قَمَرًا مُّنِيْرًا کو قَمَرًا مُّنِيْرًا پڑھا جائے گا۔

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ کو غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ پڑھا جائے گا۔



سفر کے ذرائع

سکول سے چھٹی ہوئی۔ بچے گھروں کو جانے لگے۔ کوئی سکول کی بس پر سوار ہو رہا ہے تو کوئی اپنی دین پر۔ جو بچے تانگے پر گھر جاتے ہیں وہ اپنے اپنے تانگوں پر سوار ہونے لگے۔ علی اپنے ابا جان کے ساتھ موٹر سائیکل پر سکول آتا جاتا ہے۔

راستے میں بہت رش تھا۔ گاڑیاں، بسیں اور ٹرک تیز رفتاری سے جا رہے تھے۔ تانگے اور ریڑھے آہستہ رفتار سے چل رہے تھے۔ راستے میں کہیں کہیں ٹھیلے بھی نظر آئے۔ علی نے ابا سے پوچھا۔

”ابو! یہ ٹھیلے گاڑیوں کی طرح تیز کیوں نہیں چلتے؟“

ابا: بیٹا! انھیں آدمی ہاتھوں سے دھکیلتا ہے۔

گاڑیاں پٹرول اور گیس وغیرہ سے چلتی ہیں۔

علی: ابا جان! ٹھیلے کس کام آتے ہیں؟

ابا: ٹھیلے سامان لانے اور لے جانے کے کام آتے ہیں۔



علی: لیکن ان ٹھیلوں اور ریڑھیوں کی وجہ سے ٹریفک رک جاتا ہے جس سے دھواں بھی پھیلتا ہے۔

ابا: نہیں بیٹے یہ بات نہیں۔ تانگوں، ریڑھوں اور ٹھیلوں وغیرہ کے لیے سڑک پر الگ راستہ ہوتا ہے اور گاڑیوں کے لیے الگ۔ دونوں کو اپنے اپنے راستے پر چلنا چاہیے۔

علی: اہو! گاؤں میں نہ تو شور ہوتا ہے نہ دھواں۔

ابا: بیٹا! بڑے شہروں میں آبادی زیادہ ہوتی ہے، اس لیے گاڑیاں بھی زیادہ ہوتی ہیں جس کی وجہ سے ٹریفک کا شور اور دھواں زیادہ ہو جاتا ہے۔ گاؤں میں آبادی کم ہوتی ہے، اس لیے وہاں گاڑیاں بھی کم استعمال ہوتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ گاؤں کا ماحول صاف ستھرا رہتا ہے۔



مشق

جواب لکھیں۔

ا علی کہاں جا رہا تھا؟ ب علی کس کے ساتھ جا رہا تھا؟

ج ٹھیلہ سُست کیوں چلتا ہے؟ د گاؤں کا ماحول صاف کیوں ہوتا ہے؟

جملے بنائیں: ماحول۔ آبادی۔ شور۔ دھواں۔ رفتار۔

1۔ خالی جگہ پُر کریں۔ الگ - زیادہ - کم - شور - نہیں۔

ا گاؤں میں آبادی..... ہوتی ہے۔

ب شہروں میں آبادی..... ہوتی ہے۔

ج ریڑھیوں اور ٹھیلوں وغیرہ کے لیے سڑک پر.....

راستہ ہوتا ہے۔

د ٹھیلے گاڑیوں کی طرح تیز رفتار..... ہوتے۔

ہ گاؤں میں ٹریفک کا..... اور دھواں نہیں ہوتا۔

2۔ لفظ بنائیں جیسے گاڑی سے گاڑیوں۔

ٹھیلا	
تانگہ	
ریڑھا	
بازار	
گلی	

برائے اساتذہ:

1۔ بچوں کو اچھے ماحول کے بارے میں معلومات دیں۔

2۔ اچھے اور گندے ماحول کا خاکہ بنوائیں۔

3۔ قدیم اور جدید ذرائع آمد و رفت بتائیں۔



گھوڑا بہت مفید جانور ہے۔ یہ بوجھ اٹھانے اور سواری کے کام آتا ہے۔ اب تو ریل گاڑیاں، بسیں، کاریں اور کئی دوسری سواریاں موجود ہیں مگر ایک زمانہ تھا جب سواری کے لیے صرف گھوڑا ہی کام آتا تھا۔ گھوڑے میں دو خاص خوبیاں ہیں۔ یہ بہت وفادار ہوتا ہے اور ایک بار جس راستے کو دیکھ لے اسے بھولتا نہیں۔

پرانے زمانے میں عرب میں گھوڑے کی سواری کا رواج زیادہ تھا۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک عرب سوداگر اپنے گھوڑے پر کہیں جا رہا تھا۔ راستے میں اسے ڈاکوؤں نے گھیر لیا۔ وہ سوداگر کو اپنے ڈیرے پر لے گئے۔ انھوں نے سوداگر کو رسیوں سے باندھ دیا اور آرام سے سو گئے۔

گھوڑے نے دانتوں سے اپنی رسی کاٹی اور آزاد ہو کر اپنے مالک کے پاس آیا۔ وہ رسیوں میں بُری طرح جکڑا ہوا تھا۔

گھوڑے نے رسیوں کو منہ میں دبا کر پوری طاقت لگائی اور اپنے مالک کو اٹھالیا۔ وہ اسی طرح اسے اٹھائے ہوئے رات بھر چلتا رہا۔ صبح ہونے تک وہ اپنے مالک کے گھر کے دروازے تک پہنچ چکا تھا۔ اس نے مالک کو دروازے کے سامنے زمین پر رکھ دیا۔ مالک نے نوکر کو آواز دی تو اس نے آکر ساری رسیاں کاٹ دیں۔ مالک آزاد ہو کر اپنے گھر پہنچ گیا مگر گھوڑا

اس مشکل سفر سے اس قدر بے حال ہو گیا تھا کہ دھڑام سے زمین پر گرا اور مر گیا۔ یہ ہے ایک جانور کی اپنے مالک کے ساتھ وفاداری کی یاد رہ جانے والی مثال۔ سوچنے کی بات یہ ہے کہ اگر ایک گھوڑا اپنے مالک کا اتنا وفادار ہو سکتا ہے کہ اس کے لیے جان کی قربانی دے دے تو ہم انسان اپنے مالک یعنی اللہ تعالیٰ کے لیے ایسا کیوں نہیں کر سکتے۔

مشق

- 1- جواب دیں:
 - ا۔ گھوڑا کس کام آتا ہے؟
 - ب۔ گھوڑے کی خاص خوبی کیا ہے؟
 - ج۔ کس ملک میں گھوڑے کی سواری کا رواج عام تھا؟
- 2- پانچ مفید جانوروں کے نام لکھیں۔
- 3- مونٹ لکھیں۔ گھوڑا، بکرا، گدھا، بٹا۔
- 4- ان حرفوں کو جوڑ کر لفظ بنائیں۔ م ف ی د۔ ر ی ل۔ ز م ا ن ہ۔ ر ا س ت ی۔ م ا ل ک۔

سرگرمیاں

1- الٹ معنی والے لفظوں کو آپس میں ملائیں۔

جاگنا	وفادار
بیٹھنا	مفید
غیر مفید	سونا
بے وفا	اٹھنا

2۔ درست جواب کے سامنے (✓) کا نشان لگائیں۔

ا کون سا جانور وفاداری میں مشہور ہے؟

- (i) اونٹ - (ii) گھوڑا - (iii) گائے -

ب سوداگر کس ملک کا رہنے والا تھا؟

- (i) سوڈان کا - (ii) ایران کا - (iii) عرب کا -

ج گھوڑا مالک کے گھر کے دروازے پر کب پہنچا؟

- (i) صبح کے وقت - (ii) دوپہر کے وقت - (iii) شام کے وقت -

برائے اساتذہ:

1۔ خوش خط لکھوائیں۔ ہم سب اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں۔

2۔ املا لکھوائیں۔ مثال۔ اللہ تعالیٰ۔ زندگی۔ قربانی۔ دھڑام۔

3۔ بچوں کو بتائیں کہ اس کہانی سے کیا سبق ملتا ہے؟

4۔ بچوں سے تھوڑا تھوڑا سبق پڑھوائیں اور تلفظ درست کرائیں۔



گستا اور پر چھائیں

منہ میں ٹکڑا لیے ہوئے کتا
ایک دریا کو تیر کر اتر
پانی آئینہ سا رہا تھا چمک
نظر آتی تھی یہ کی مٹی تک

اپنی پرچھائیں پر کیا جو غور

اس کو سمجھا کہ ہے یہ کتا اور

جڑوں نے ایسا بے قرار کیا

جھٹ سے غزا کے اس پہ وار کیا

جونہی ٹکڑے پہ اس کے ، منہ مارا

اپنا ٹکڑا بھی کھو دیا سارا

یونہی بنتے ہیں لالچی ناداں

کر کے لالچ اٹھاتے ہیں نقصاں

(اسماعیل میرٹھی)



مشق

1- جواب لکھیں:

- ا کتے کے منہ میں کیا تھا؟
 ب کتا کہاں سے گزرا؟
 ج کتے نے پانی میں کیا دیکھا؟

مرکز میاں

1- حرفوں کو جوڑ کر لفظ بنائیں۔

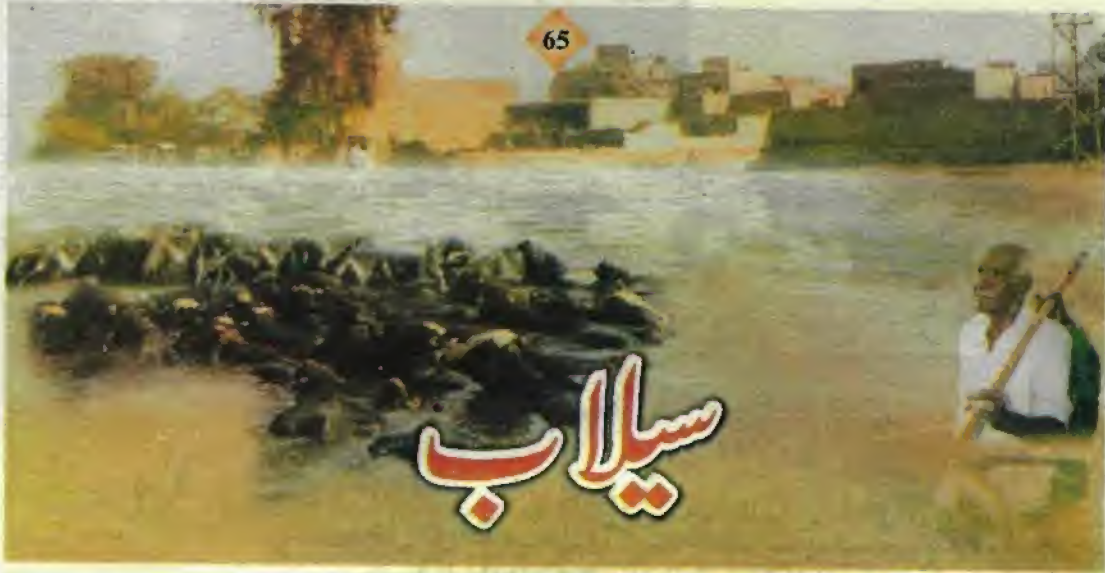
ٹکڑا	
نظر	
گھرے	
حرص	

2- "نہیں" لگا کر دوبارہ لکھیں جیسے

- ا میں نے کھانا کھایا۔
 ب بچے نے دودھ پیا۔
 ج ہم نے کتاب پڑھی۔
 د درزی نے کپڑے سے۔
- میں نے کھانا نہیں کھایا۔

برائے اساتذہ:

- 1- بچوں کو ان لفظوں کے معنی سمجھائیں۔
 آئینہ سا۔ پرچھائیں۔ حرص۔ غڑا کے۔
 2- بچوں سے نظم زبانی سنیں۔
 3- بچوں کو بتائیں کہ اس نظم سے کیا سبق ملتا ہے؟



ایک گوالا گاؤں سے باہر ڈیرے پر رہتا تھا۔ اس نے بہت ساری بھینسیں پال رکھی تھیں۔ صبح شام ان کا دودھ دوہتا پھر قریب کے شہر جا کر دودھ بیچ آتا۔

اس کے گاہک اس سے شکایت کرتے کہ دودھ پتلا ہوتا ہے۔ وہ کبھی کہتا، گرمی کے موسم میں دودھ گاڑھا نہیں ہو سکتا۔ کبھی کہتا، بے چارے جانوروں کو جو چارا ملتا ہے، وہی بے جان ہوتا ہے۔ اصل بات یہ تھی کہ وہ دودھ میں بہت سا پانی ملاتا تھا۔ وہ یہ نہیں سوچتا تھا کہ اس طرح وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کے خلاف کرتا ہے۔ گوالا پانی کو دودھ کے بھاؤ بیچ بیچ کر بہت مال دار ہو گیا۔ اس نے اور بھینسیں خرید لیں۔ کچھ گائیں بھی لے لیں۔ زیور، کپڑے اور بہت سا سامان اکٹھا کر لیا۔ وہ بہت دولت مند ہو گیا مگر اس نے دودھ میں پانی ملانا نہ چھوڑا۔

جولائی کا مہینا تھا۔ ایک دن بادل چھائے اور بارش شروع ہوئی۔ یہ بارش بند ہونے میں نہیں آرہی تھی۔ بارش کئی دن جاری رہی۔ زبردست سیلاب آ گیا۔ گوالے کا ڈیرا گر پڑا۔ اس کا سارا سامان اور گائیں بھینسیں سیلاب لے گیا۔

گوالا اپنے نقصان پر روتا چیختا رہا۔ ایک بزرگ نے اس کا حال دیکھا تو کہا: اب کیوں روتا ہے؟ یہ سیلاب اُسی پانی کا تھا جو تو دودھ میں ملاتا تھا۔

مشق

1- جواب لکھیں:

ا پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ملاوٹ کے بارے میں کیا فرمایا؟

ب گوالے کے گاہک کیا شکایت کرتے تھے؟

ج گوالے کو دودھ میں پانی ملانے پر کیا سزا ملی؟

د گوالے کے چیخنے پر بزرگ نے کیا کہا؟

2- اس کہانی سے کیا سبق ملتا ہے؟

مرکبیاں

1- سبق میں "گ" سے شروع ہونے والے چار لفظ تلاش کر کے لکھیں۔

2- خوش خط لکھیں۔

گائیں۔ ملاوٹ۔ دودھ۔ چیختا۔

برائے اساتذہ:

1- ملاوٹ نہ کرنے کی ہدایت کے ساتھ ساتھ چغلی نہ کھانے اور جھوٹ نہ بولنے کے بارے میں

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات بچوں کو سنائیں۔

2- یہ کہانی بچوں سے ان کے اپنے الفاظ میں سنیں۔

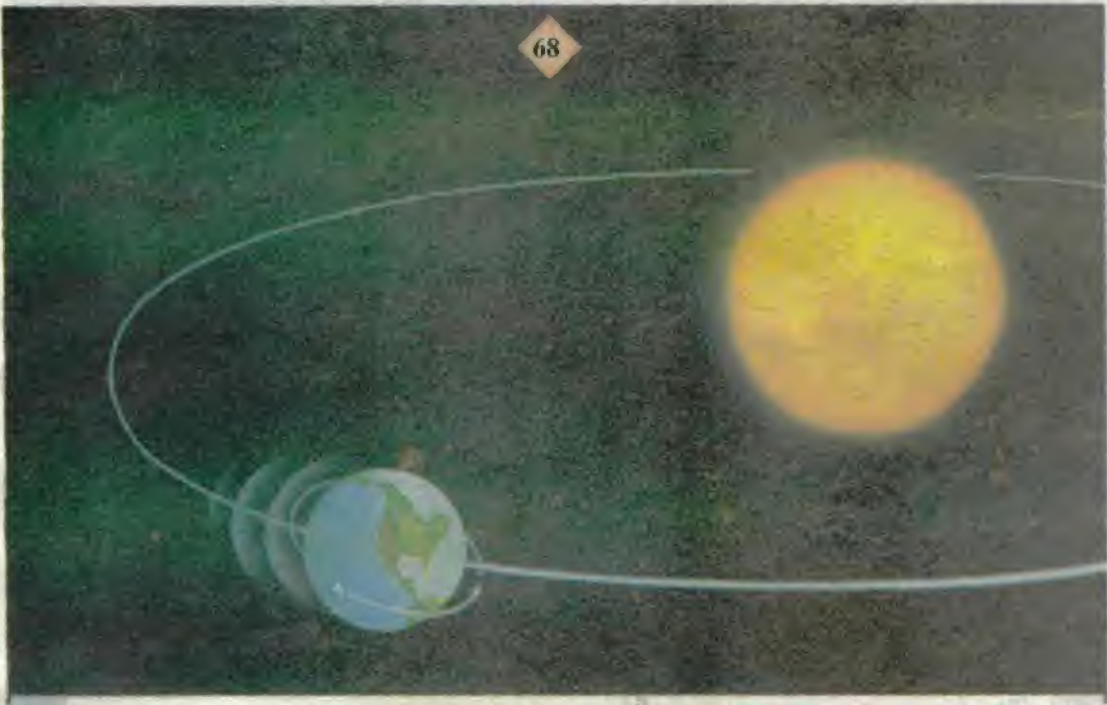


موسم

چھٹیوں کا پہلا دن تھا۔ بچے بہت خوش تھے۔ زاہد اور عثمان بھی بہت خوش تھے۔ ان کی امی نے انھیں بتایا تھا کہ ان چھٹیوں میں ہم سوات چلیں گے۔

زاہد اور عثمان خوشی خوشی سوات جانے کی تیاری کرنے لگے۔ عثمان نے اپنے سامان میں سکول کی کتابیں بھی رکھ لیں تو زاہد نے پوچھا ”بھائی جان! ہمیں کیا چیزیں ساتھ لے جانی چاہئیں۔“ عثمان بولا ”چلو امی جان سے پوچھتے ہیں۔“ انھوں نے دیکھا کہ امی بھی اسی تیاری میں مصروف ہیں۔ امی نے سامان میں کمبل بھی رکھ لیا تو عثمان نے پوچھا ”امی جان! آپ نے سامان میں کمبل کیوں رکھ لیا ہے؟“ امی نے بتایا ”بیٹا! پہاڑوں پر موسم سرد ہو جاتا ہے اور کمبل کی ضرورت پیش آتی ہے۔“

زاہد یہ سن کر کچھ سوچنے لگا۔ انھوں نے پوچھا: زاہد بیٹا! آپ کس سوچ میں پڑ گئے؟ وہ بولا: امی جان! میں یہ سوچ رہا ہوں کہ یہ موسم کیسے بدلتے ہیں۔



امی نے دونوں بچوں کو پاس بٹھالیا اور بتانے لگیں۔ ”بچو! سورج ہمارے لیے روشنی اور حرارت کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ زمین پر اس کی حرارت کی کمی یا زیادتی کی وجہ سے موسم بدلتے رہتے ہیں۔ کبھی بہت سردی ہو جاتی ہے تو ہم کہتے ہیں کہ یہ سردی کا موسم ہے۔“

عثمان جلدی سے بولا ”اور ہم سردی کے موسم میں بہت مزے اڑاتے ہیں، گرم گرم بستر میں بیٹھ کر چلغوزے کھاتے ہیں۔ موٹے موٹے اور نرم نرم کوٹ پہنتے ہیں۔“

زاہد نے کہا ”میں تو خوب صورت نرم نرم دستا نے بھی پہنتا ہوں۔ میرے پاس رنگ برنگی گرم ٹوپیاں بھی ہیں۔“

عثمان کہنے لگا: لیکن امی جان! یہ سردیوں کا موسم تو بہت جلد گزر جاتا ہے، پھر اتنی زیادہ گرمی ہو جاتی ہے کہ ہمیں سکول سے چھٹیاں ہو جاتی ہیں۔

امی: جی ہاں بیٹے! گرمی کا موسم آنے سے پہلے ایک اور خوب صورت موسم آتا ہے۔

زاہد: کون سا موسم امی جان؟



امی: بھئی وہی موسم جب ہم باغوں میں جاتے ہیں، سیر کرتے ہیں اور پھولوں کی
نمائش دیکھتے ہیں۔ جب ہمارے گملوں میں بہت سارے پھول کھلتے ہیں۔
زاہد: کون سا موسم، کون سا موسم؟ امی جان آپ بتائیے نا!
امی: زاہد بیٹا! اس موسم کو بہار کا موسم کہتے ہیں۔
زاہد: امی جان! مجھے یہ سب موسم بہت اچھے لگتے ہیں۔
امی: ہاں بیٹا! یہ سب اچھے موسم اللہ تعالیٰ نے ہمارے فائدے کے لیے ہی
بنائے ہیں۔

مشق

1- جواب لکھیں۔

ا زاہد اور عثمان کہاں جانے کی تیاری کرنے لگے تھے؟ ب پہاڑوں پر رات کو موسم کیسا ہوتا ہے؟
ج سورج ہمارے لیے کن چیزوں کا ذریعہ ہے؟ د گرمیوں سے پہلے کون سا موسم آتا ہے؟

2- جملے بنائیں۔

مصروف۔ سوچ۔ ذریعہ۔ ٹوپی۔ تتلی۔

3- جملے کو ترتیب سے لکھیں۔

نرم نرم اور ہیں موٹے موٹے پہنتے کوٹ

سرگرمیاں

1- لفظ بنائیں جیسے باغ سے باغوں

پھول
موسم
گیلے
سردی
گرمی

2- پھول کا خاکہ بنائیں اور رنگ بھریں۔

برائے اساتذہ:

1- بچوں سے چاروں موسموں کا خاکہ بنوائیں۔

2- موسم گرما اور موسم سرما میں استعمال ہونے والی چیزوں کے بارے میں بتائیں۔



بخت



اسما اور جنید کے ابو دفتر سے گھر آئے تو انھوں نے دیکھا کہ دروازے کے سامنے گلی میں پانی کھڑا ہے۔ انھیں بہت بُرا لگا۔ انھوں نے بچوں سے پوچھا کہ گلی میں پانی کیوں کھڑا ہے۔ اسما: اؤ جان! میں نے ہاتھ دھونے کے لیے دروازے کے ساتھ والا نکلا کھولا تھا۔ جلدی میں اُسے بند کرنا بھول گئی اور سکول کا کام کرنے لگی۔ بہت دیر کے بعد مجھے اچانک یاد آیا کہ نکلا تو کھلا ہی رہ گیا ہے۔ میں دوڑی دوڑی گئی اور نکلا بند کیا مگر اتنے میں بہت سا پانی بہ چکا تھا۔

ابو: پانی اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے۔ اسے ضائع نہیں کرنا چاہیے۔ اگر سب لوگ اس طرح پانی ضائع کرنا شروع کر دیں تو نہ صرف گلیاں خراب ہوں گی بلکہ ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ پانی کی کمی ہو جائے۔ جب بھی نکلا کھولو۔ اُسے بند کرنا مت بھولو۔ اب مجھے بتاؤ اس سے پہلے تم کیا کر رہے تھے؟

جنید: ہم اپنے کمرے میں پڑھ رہے تھے۔

ابو: چلو تمھارے کمرے میں چلتے ہیں۔ وہیں بیٹھ کر باتیں کریں گے۔

(ابو کمرے میں داخل ہو کر) دیکھو بچو! تم کمرے میں نہیں تھے مگر لیپ، ٹیوٹیں جل رہی تھیں اور پنکھے چل رہے تھے۔ اسی طرح تو بجلی ضائع ہوتی ہے۔ اگر ہم اسی طرح بجلی ضائع کرتے رہیں تو ملک میں بجلی کی کمی آ سکتی ہے جس سے ہمارے لیے بہت مشکل پیدا ہو جائے گی اور وہی روپے جو ضروری چیزیں



خریدنے کے لیے خرچ کرنے تھے بجلی کے بلوں پر خرچ ہو جائیں گے۔
جُنید اور اسما: اُو جان! اب ہم ان شاء اللہ اس بات کا خیال رکھیں گے کہ پانی اور بجلی ضائع نہ ہو۔



اُو: شاباش! یہ سب اللہ کی نعمتیں ہیں۔
ہمیں ان سے فائدہ اُٹھانا چاہیے۔
انھیں ضائع نہیں کرنا چاہیے۔

مشق

1- جواب لکھیں۔

ا ہاتھ دھونے کے لیے کس نے نلکا کھولا؟

ب گلی میں پانی کیوں کھڑا ہو گیا؟ ج ہم بجلی ضائع کریں گے تو کیا ہوگا؟

2- ان حرفوں کو جوڑ کر لفظ بنائیں: د ف ت ر۔ ن ل ک ا۔ ک م رے۔ ب ج ل ی۔

مرکبیاں

1-

ایک جیسے معنی والے لفظوں کو آپس میں ملائیں:

دانا	تھوڑا سا
کم	تمام
ذرا سا	تھوڑا
سب	عقل مند

- 2 - خالی جگہ پُر کریں تھا، کے، میں، ہے، گے۔
 ا اس نے ہاتھ دھونے _____ لیے نلکا کھولا۔
 ب گلی _____ پانی کھڑا تھا۔
 ج پانی اللہ تعالیٰ کی نعمت _____۔
 د ہم آپ کی باتوں پر عمل کریں _____۔
 3 - اس خاکے میں رنگ بھریں۔



- 4 - نہیں ”لگا کر ان جملوں کو خالی جگہ میں دوبارہ لکھیں۔

_____	ا اس نے نلکا کھولا۔
_____	ب اس نے پنکھا چلایا۔
_____	ج اس نے بتی جلائی۔
_____	د اس نے پانی ضائع کیا۔
_____	ہ گلی میں پانی کھڑا تھا۔

برائے اساتذہ:

- 1- بچوں کو بچت کے بارے میں مزید معلومات دیں۔
 2- بچوں کو پانی کے علاوہ اللہ تعالیٰ کی کچھ اور نعمتیں بھی بتائیں۔
 3- خوش خط لکھوائیں۔ ہم آپ کی باتوں پر عمل کریں گے۔



تتلی کہاں گئی؟

زیب کے گھر کے پاس ایک خوب صورت باغ ہے۔ زیب ہر روز اپنے ابو اور امی کے ساتھ صبح کی سیر کے لیے وہاں جاتی ہے۔ وہ پھولوں، تتلیوں اور پرندوں کو دیکھ کر بہت خوش ہوتی ہے۔ ایک صبح اس نے ایک تتلی کو پکڑنے کی کوشش کی۔ وہ اس کے پیچھے بھاگتی رہی۔ تتلی دیکھتے ہی دیکھتے غائب ہو گئی۔ اُس نے اپنے ابو سے پوچھا ”تتلی کہاں چلی گئی؟“

زیب کے ابو نے اُسے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمام جانوروں کی حفاظت اور گرمی، سردی سے بچاؤ کے لیے ان کے ماحول کے مطابق انھیں پر، رنگ، جلد اور کھال دیے ہیں۔ تتلی کے پر پھولوں جیسے بنائے ہیں۔ وہ پھولوں میں چھپ جاتی ہے۔ اسی طرح طوطے کا رنگ سبز ہوتا ہے۔ وہ درختوں کے پتوں میں چھپ کر بیٹھ جاتا ہے۔ گھاس کے ٹڈے کا رنگ بھی پتوں جیسا سبز ہے۔ چڑیاں زمین پر دانہ ڈنکا چگتی ہیں۔ ان کا رنگ مٹی جیسا ہوتا ہے۔

پہاڑی علاقوں میں سردی زیادہ ہوتی ہے۔ اس لیے وہاں بھیڑوں اور بکریوں کے بال بڑے بڑے ہوتے ہیں۔ برفانی ریچھ کے بھی بال بڑے بڑے ہوتے ہیں اور اس کا رنگ برف جیسا سفید ہوتا ہے۔ ان کی وجہ سے ریچھ سردی سے بھی بچے رہتے ہیں اور محفوظ بھی رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہر جانور کی حفاظت کے لیے اس کے ماحول کے مطابق پر، جلد، کھال اور رنگ دیے ہیں۔



جواب لکھیں:

- 1- زینب سیر کے لیے ہر روز کہاں جاتی ہے؟
 ا وہ تتلی کو کیوں نہ پکڑ سکی؟
 ب سردی کن علاقوں میں زیادہ پڑتی ہے؟
 ج ان حرفوں کو جوڑ کر لفظ بنائیں۔

2- زے ن ب۔ ک و ش ش۔ ح ف ا ظ ت۔ گ ر م۔ ع ل ا ق وں۔

مرگرمیاں

1- مثال کے مطابق واحد کو اس کی جمع سے ملائیں۔

جمع	واحد
چڑیاں	تتلی
پنڈے	پرندہ
علاقے	پنڈا
پرندے	چڑیا
تتلیاں	علاقہ

2- پرندوں/جانوروں کو ان کے رنگ کے ساتھ ملائیں۔

رنگ	جانور/پرندے
سبز	برفانی ریچھ
رنگ برنگ	گھاس کا پنڈا
مٹی جیسا رنگ	طوطا
سبز	چڑیا
سفید	تتلی

3- تتلی کا خاکہ بنائیں اور رنگ بھریں۔

4- درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

ا۔ زینب کب سیر کرتی ہے؟

(i) صبح کے وقت (ii) دن چڑھے (iii) شام کے وقت

ب۔ تتلی کے پر کیسے ہوتے ہیں؟

(i) درختوں کے پتوں جیسے (ii) پھولوں جیسے (iii) گھاس جیسے

ج۔ برفانی ریچھ کا رنگ ہوتا ہے۔

(i) بھورا (ii) سیاہ (iii) سفید

5- خالی جگہ پُر کریں۔

ا۔ تتلی کہاں غائب ہو.....؟

ب۔ باغ بہت خوب صورت.....

ج۔ تتلی کے پر پھولوں جیسے ہوتے.....

برائے اساتذہ:

1- بچوں کو صبح کے وقت سیر کرنے کے فائدے بتائیں۔

2- املا لکھوائیں۔ حفاظت۔ علاقوں۔ ماحول۔ اللہ تعالیٰ۔ خوب صورت۔

3- خوش خط لکھوائیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہر جانور کی حفاظت کا خیال رکھا ہے۔

4- سبق بچوں سے باری باری پڑھوائیں اور تلفظ درست کرائیں۔

5- اپنی نگرانی میں بچوں کو کسی خوب صورت باغ کی سیر کرائیں۔

گرٹیا



ہونٹوں پہ لالی
کانوں میں بالی
ہاتھوں میں ہر دم
پھولوں کی ڈالی

ننھی کی گرٹیا
سب سے زراالی

من موہنی ہے
ننھی پری ہے
زلفیں ہیں اس کی
سونے کی جالی

ننھی کی گرٹیا
سب سے زراالی

رنگوں میں ڈھل کر
صورت مثالی

نازوں میں پل کر
گرٹیوں میں اس کی

ننھی کی گرٹیا
سب سے زراالی

چاندی کی مورت ہے خوب صورت
غیروں کے آگے شرمانے والی

ننھی کی گڑیا
سب سے زراالی

مشق

جواب لکھیں:

- 1- ننھی کی گڑیا کن خوبیوں کی مالک ہے؟
- 2- گڑیا کے ہاتھوں میں کیا ہے؟

سرگرمیاں

- 1- خوش خط لکھیں۔ من موہنی۔ زلفیں۔ چاندی۔ ننھی پری۔
- 2- نظم یاد کریں۔ جماعت میں سنائیں۔

برائے اساتذہ:

- 1- بچوں سے پوچھیں کہ کیا انھوں نے کبھی اپنی بہن کو گڑیا کا تحفہ دیا ہے۔
- 2- بچوں سے ان کی گڑیا کے بارے میں پانچ جملے لکھوائیں۔
- 3- بچوں سے ان کے کسی کھلونے سے متعلق پانچ جملے لکھوائیں۔



صبح سویرے

ابھی سورج نہیں نکلا تھا۔ رفیق کے ابو اور امی نے وضو کیا۔ ہاتھ دھوئے، گلی کی منہ دھویا، کہنیوں تک بازو دھوئے، سر پر گھیلا ہاتھ پھیرا، پاؤں دھوئے۔
رفیق کو صفائی کا یہ طریقہ بہت اچھا لگتا تھا۔ وہ پہلے بھی ابو اور امی کو وضو کرتے دیکھتا تھا۔ آج وہ بھی جلدی جلدی اٹھا۔ غسل خانے سے فارغ ہوا۔ ماں باپ کی طرح وضو کیا اور ان کی طرح کھڑا ہو کر نماز پڑھنے لگا۔

اس کے ابو اور امی یہ دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ انھوں نے نماز کے بعد اسے بہت پیار کیا۔ انھوں نے کہا کہ آدمی کو پاک صاف رہنا چاہیے۔ بدن کی صفائی کے لیے وضو اور غسل بہت ضروری ہے۔ پاک اور صاف رہنا اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے۔ ابو بولے: ہمارے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صفائی کو آدھا ایمان قرار دیا ہے۔

امی نے کہا: بیٹے! میں تمہیں صاف کپڑے پہناتی ہوں۔ تم انھیں گندنا نہ ہونے دیا کرو۔ سکول سے واپس آ کر یہ کپڑے سنبھال کر رکھا کرو اور گھر کے کپڑے پہن لیا کرو۔

ابو نے پوچھا: جب تم صاف اور دھلے ہوئے کپڑے پہنتے ہو تو تمہیں اچھا لگا ہے نا! رفیق بولا: جب میں نہادھو کر صاف ستھرے کپڑے پہنتا ہوں تو مجھے بہت اچھا لگتا ہے۔ میرے دوست اور استاد میری تعریف کرتے ہیں۔ امی نے کہا: بیٹے! تم اچھے بچے ہو۔ اچھی باتیں کرتے ہو۔ صاف ستھرے رہتے ہو۔ ہم سب کو اپنے بدن کو بھی صاف رکھنا چاہیے۔ گلی محلے کو بھی صاف رکھنا چاہیے۔ ہم مل جل کر اپنے گاؤں اور شہر کو صاف رکھیں تو کتنا اچھا لگے گا۔



مشق

- 1- جواب لکھیں۔
ا وضو کرنے کا طریقہ کیا ہے؟
ب ہمارے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صفائی سے متعلق کیا ارشاد فرمایا ہے؟
ج آپ اپنے بدن کو کیسے صاف رکھتے ہیں؟
د اُمی نے رفیق سے کیا کہا؟
- 2- جملوں میں استعمال کریں:
وضو۔ فارغ۔ گاؤں۔ خوب صورت۔
- 3- ان لفظوں کے معنی والے الفاظ لکھیں۔
صفائی۔ اچھا۔ پیچھے۔ آدھا۔

برائے اساتذہ:

- 1- بچوں کو نماز کی اہمیت بتائیں۔
- 2- بچوں کو بتائیں کہ گلی محلے کو صاف رکھنے کے لیے کیا کرنا چاہیے۔
- 3- پہلے پیرا گراف کا املا لکھوائیں۔



روشنی اور حرارت

جاڑے کا موسم ہے۔ سخت سردی پڑ رہی ہے۔ سردی کی چھٹیوں کی وجہ سے سکول بند ہیں۔ امی چولہے کے پاس بیٹھی ناشتا تیار کر رہی ہیں۔ کوثر اور شمیم نے بستر درست کیے اور باورچی خانے میں امی کے پاس آگئیں۔ شمیم نے امی سے کہا:

امی جان! میرے ہاتھ تو سردی سے سن ہو رہے ہیں۔ میں نے انھیں آپس میں رگڑا تو کچھ گرم ہوئے۔ کوثر بولی: میں بھی آگ تاپ کر ہاتھ گرم کر رہی ہوں۔ اظہر اور اختر بھی باورچی خانے میں آگئے۔ امی بولیں: بچو! ادھر کو نلے دھک رہے ہیں۔ ان کے قریب بیٹھ جاؤ لیکن خیال رہے کہ کہیں بے دھیانی میں انھیں چھو نہ لینا۔ تمہارے ہاتھ جل جائیں گے۔ بچے باورچی خانے میں سردی کم محسوس کر رہے تھے۔ امی نے بتایا کہ جس طرح شمیم نے ہاتھ رگڑ کر گرم کیے، اسی طرح چیزوں کی رگڑ سے حرارت پیدا ہوتی ہے۔ ماچس کی تیلی کو ڈبیا کے مسالے سے رگڑیں تو حرارت پیدا ہوتی ہے اور تیلی جلنے لگتی ہے۔ لوہے کے ٹکڑے پر ہتھوڑی سے چوٹ لگائیں تو لوہے کا ٹکڑا گرم ہو جاتا ہے۔

اتنے میں ابانے آواز دی: بچو! صحن میں آ جاؤ۔ سورج نکل آیا ہے اور دھوپ پھیل گئی ہے۔ بچے صحن میں آگئے۔ ابھی صبح تھی۔ اس لیے دھوپ میں زیادہ حرارت نہ تھی۔ ابانے کہا:

جوں جوں سورج بلند ہوگا حرارت بڑھتی جائے گی۔ سردیوں میں سورج کی حرارت اچھی لگتی ہے۔ دوپہر کو حرارت زیادہ ہوتی ہے اور ہر چیز گرم ہو جاتی ہے۔ شام کے وقت حرارت میں کمی ہو جاتی ہے۔ سورج روشنی اور حرارت کا قدرتی ذریعہ ہے۔ ہم روشنی اور حرارت، بجلی اور گیس سے بھی حاصل کرتے ہیں۔ منی کا تیل اور موم بتی بھی اسی کام آتے ہیں۔ یہ روشنی اور حرارت کے مصنوعی ذریعے ہیں۔ ان کے قریب جاتے ہوئے احتیاط ضروری ہے۔ ہمیں سورج کی تیز دھوپ سے بچنے کے لیے بھی سر پر ٹوپی یا کپڑا رکھ لینا چاہیے۔



مشق

1- جواب لکھیں۔

1۔ باورچی خانے میں سردی کم کیوں تھی؟ ب۔ حرارت کے مصنوعی ذریعے کون سے ہیں؟

ج۔ دھوپ سے بچنے کے لیے سر پر کیا لینا چاہیے؟



2- درست لفظ لگا کر خالی جگہ پُر کریں:

ا۔ سردیوں میں سورج کی حرارت..... لگتی ہے۔ (اچھی، بری)

ب۔ دوپہر کو حرارت..... ہوتی ہے۔ (زیادہ، کم)



مرگرمیاں

1- خوش خط لکھیں:

چولہے۔ باورچی خانہ۔ بے دھیانی۔ ہتھوڑی۔ مصنوعی۔ احتیاط۔

برائے اساتذہ:

1- سردیوں میں گرم کپڑوں کے استعمال کے سلسلے میں بچوں اور بچیوں کی رہنمائی کریں۔

2- حرارت کے بارے میں چھ جملے لکھو: ہمیں۔

3- گیس کی مصنوعات سے متعلق بچوں کو معلومات دیں۔

تصویری کہانی



برائے اساتذہ: تصاویر کی مدد سے بچوں سے کہانی مکمل کرائیں۔



جب بھی کھانا کھاؤ

دھو لو ہاتھ اور کُلی کر لو
 پہلے تم بِسمِ اللہ پڑھ لو
 پانی پیو تو ٹھہر ٹھہر کر
 بھوک رہے تھوڑی سی باقی
 پیٹ نہ بھر کر کھاؤ
 'چڑ چڑ' آواز نہ نکالے
 اس پر قابو پاؤ
 صحت کا بس راز یہی ہے
 سادہ کھانا کھاؤ

مشق

جواب لکھیں:

1- کھانے سے پہلے کیا پڑھنا چاہیے؟

2- کھانا کس ہاتھ سے کھانا چاہیے؟

سرگرمیاں

1- نظم زبانی یاد کریں اور کلاس میں سنائیں۔

2- خوش خط لکھیں: بِسْمِ اللہ - کھانا - بھوک - صحت - پہلے۔

3- خالی جگہ پُر کریں۔

کھانا..... چباؤ۔

پانی پیو تو..... کر۔

پیٹ..... بھر کر کھاؤ۔

برائے اساتذہ:

1- املا لکھوائیں۔ لکھی۔ دسترخوان۔ چباؤ۔ چہرہ چڑ۔ صحت۔

2- بچوں کو بیٹھنے، چلنے اور ساتھیوں/سہیلیوں سے ملنے کے آداب بتائیں۔

3- صحت اور صفائی کے حوالے سے مزید رہنمائی کریں۔



حمیر اور ہما



حمیر اور ہما ماموں کے ساتھ سیر کے لیے تیار ہو رہے تھے۔
دونوں نے اچھی طرح ہاتھ منہ دھویا۔ بال بنائے۔ اپنی الماری سے
صاف ستھرے کپڑے نکال کر پہنے۔ ہما ادھر ادھر کچھ تلاش کرنے لگی
اور بولی ”ہائے اللہ! جراب نہیں ملتی۔“

ماموں کہنے لگے ”اچھے بچے اپنی چیزیں ہمیشہ سنبھال کر رکھتے ہیں۔ سکول سے واپس
آتے ہیں تو کپڑے بدل لیتے ہیں۔ بستہ الماری میں سنبھالتے ہیں۔ کوئی چیز ادھر ادھر نہیں پھینکتے۔“
حمیر جھٹ سے بولا: ماموں! مجھے کل استانی جی نے شاباش دی تھی۔ میرے بستے میں تمام
چیزیں پوری تھیں۔ ماموں نے سمجھایا کہ اپنی چیزوں کی حفاظت کے ساتھ اپنے آپ کی حفاظت
بھی ضروری ہے۔ تم اچھے بچے ہو۔ تمہارے کپڑے صاف ہیں۔ ناخن کٹے ہوئے ہیں۔ بال
بکھرے ہوئے نہیں ہیں۔

اتنے میں حمیر اور ہما کی امی بھی آگئیں۔ انھوں نے بچوں سے کہا کہ سڑک پار کرتے
ہوئے احتیاط کرنا۔ لال اور پیلی بتی ہونے کی صورت میں چوک پر رکے رہنا۔ سبز بتی جلے تو پیدل
چلنے والوں کے لیے بنے ہوئے رستے پر سڑک پار کرنا۔

ماموں بولے: باورچی خانے میں آگ سے اپنے ہاتھوں اور کپڑوں کو بچانا چاہیے۔
بجلی کی چیزوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے دیکھ لینا ضروری ہے کہ کہیں کوئی تار ننگا نہ ہو۔ کپڑے پہننے
سے پہلے انھیں جھاڑ لینا چاہیے کہ کوئی کیڑا نہ ہو۔ چھری اور دوسری تیز دھار چیزوں کو بھی احتیاط

سے استعمال کرنا چاہیے۔

امی نے کہا ”ہمارا جسم، جان اور ہمارے استعمال کی تمام چیزیں اللہ تعالیٰ کی نعمت ہیں۔ ہمیں ان کی حفاظت کرنی چاہیے تاکہ ان سے پورا پورا فائدہ اٹھا سکیں۔“

مشق

1- جواب لکھیں۔

ا ماموں جان حمیر اور ہما کو کہاں لے جا رہے تھے؟

ب حمیر کو استانی جی نے کس بات پر شاباش دی؟

ج امی نے بچوں کو سڑک پار کرنے کے لیے کیا احتیاط بتائی؟

2- جملے بنائیں: شاباش۔ ناخن۔ آگ۔ صحت۔ سانپ۔

سرگرمیاں

1- ٹھیک پر (✓) اور غلط پر (X) لگائیں۔

ا سکول سے واپس آ کر کپڑے نہیں بدلنے چاہئیں۔

ب لال اور پیلی ہتی کی صورت میں چوک پر رُک جانا چاہیے۔

ج بادرچی خانے میں آگ سے اپنے ہاتھوں اور کپڑوں کو بچانا چاہیے۔

د تیز دھار چیزوں کو استعمال کرتے وقت احتیاط نہ کریں۔

2- خوش خط لکھیں۔ الماری۔ چیزیں۔ مخلوق۔ بچھو۔ حفاظت۔

برائے اساتذہ:

1- صفائی کے بارے میں بچوں سے پانچ جملے لکھوائیں۔

2- بچوں سے پوچھیں کہ وہ اپنی کون کون سے چیزیں کہاں کہاں سنبھالتے ہیں۔

3- بچوں کے کپڑے، ناخن، بستے دیکھیں اور زیادہ صفائی کا خیال رکھنے والوں کو شاباش دیں۔



ہم اپنے آس پاس کے لوگوں کو مختلف کام کرتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ کوئی کھیتوں میں کام کرتا ہے تو کوئی لکڑی سے چیزیں بناتا ہے۔ کوئی دکان پر بیٹھ کر سودا بیچتا ہے تو کوئی دھوبی گھاٹ پر کپڑے دھوتا ہے۔ کوئی کمپیوٹر کا کام کرتا ہے۔ کوئی مریضوں کا علاج کرتا ہے۔ کوئی پاکستان کے لیے دفاعی سامان تیار کرتا ہے، یہ سب کام پیشے کہلاتے ہیں۔

کسان ہمارے لیے اناج اگاتے ہیں۔ کھیتوں کو پانی دیتے ہیں۔ سخت گرمی اور سخت سردی میں بھی کام کرتے ہیں۔ جب فصل پک جاتی ہے تو اس کا اناج ہم سب کھاتے ہیں۔ بڑھی میزیں، کرسیاں، دروازے اور الماریاں وغیرہ بناتا ہے۔ وہ لکڑی سے اور بھی بہت سی چیزیں بناتا ہے۔ جیسے بچوں کے لیے رنگ برنگے اور خوب صورت لٹو اور کھلونے۔

دھوبی تو بہت ہی اچھا کام کرتا ہے۔ وہ ہمارے میلے کپڑوں کو دھو کر انہیں بالکل صاف ستھرا کر دیتا ہے۔ وہ کپڑے دھوتا رہتا ہے اور مزے سے گاتا ہے

چھو، چھو، چھو

ان پیشوں کے علاوہ اور بھی بہت سے پیشے ہیں۔ جو بچے دل لگا کر پڑھتے ہیں وہ بڑے ہو کر ڈاکٹر، انجینئر، سائنس دان اور استاد بھی بن جاتے ہیں۔ سب پیشے بہت اچھے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہاتھ سے کام کرنے والوں سے بہت پیار کرتا ہے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ ہاتھ سے محنت کرنے والوں کی ہمیشہ عزت کریں۔

مشق



1- جواب لکھیں:

ا کوئی سے تین پیشوں کے نام لکھیں۔

ب آپ بڑے ہو کر کیا بنیں گے؟

ج جو بچے دل لگا کر پڑھتے ہیں وہ بڑے ہو کر کیا بنتے ہیں؟



2- جملے بنائیں:

پیشے۔ محنت۔ پیار۔ اناج۔ دھوبی گھاٹ۔

برائے اساتذہ:

1- طلبہ کو سبق میں دیے گئے پیشوں کے علاوہ دیگر پیشوں کے بارے میں بھی بتائیں۔

مثلاً لوہار، حجام، معمار، کمھار، بینکار وغیرہ۔

2- مختلف پیشوں کے خاکے اور تصاویر بنوائیں۔

3- بچوں سے سبق پڑھوائیں اور تلفظ کی اصلاح کریں۔

4- مشہور پاکستانی سائنسدانوں کے نام بتائیں۔



ہمایوں



بابر

محبت

بابر ایک نامور بادشاہ تھا۔ اُس کا بیٹا ہمایوں بیمار پڑ گیا۔ بابر نے اس کا بہت علاج کرایا مگر وہ تن درست نہ ہو سکا۔ جب بڑے بڑے حکیم اس کا علاج کر چکے اور اسے کوئی فائدہ نہ پہنچا تو بابر جو محبت کرنے والا باپ تھا، بہت مایوس ہوا۔ وہ پریشان تھا کہ جتنا زیادہ علاج کیا جاتا ہے ہمایوں اتنا ہی زیادہ بیمار ہوتا جاتا ہے۔

پریشانی کی حالت میں بابر ہر ایک سے پوچھتا کہ ایسے میں کیا کیا جائے۔ ایک نیک آدمی نے اسے مشورہ دیا کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں کوئی قربانی دو۔ اب وہ ہر ایک سے پوچھ رہا تھا کہ کیا قربانی دوں۔ کوئی کہتا ”جانور قربان کریں۔“ کوئی کہتا ”دولت کی قربانی دیں۔“ اب وہ اسی قربانی کے بارے میں سوچ رہا تھا کہ ایک دانا آدمی نے کہا ”جناب! زیادہ نہ سوچیں جو چیز آپ کو سب سے پیاری اور قیمتی لگتی ہے اس کی قربانی دے دیں۔“

بابر نے تھوڑی دیر سوچا اور بولا ”سب سے پیاری اور قیمتی چیز تو میری اپنی جان ہے۔“
یہ کہہ کر وہ اٹھا اور وضو کر کے ہمایوں کے بستر کے گرد چکر کاٹنے لگا۔ وہ چکر کاٹتا جاتا تھا اور دعا کرتا
جاتا تھا ”یا اللہ! میرے لیے سب سے پیاری اور قیمتی چیز میری اپنی جان ہے۔ میں اپنی جان کی
قربانی دیتا ہوں۔ میری دعا قبول کر اور میرے بیٹے کو صحت دے دے۔“
تھوڑی ہی دیر بعد یوں لگا جیسے بابر کی دعا اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی ہو۔ ہمایوں
تن درست دکھائی دینے لگا اور بابر کو بخار آنے لگا۔ تھوڑے ہی دنوں میں ہمایوں مکمل تن درست
ہو گیا اور بابر بخار کی حالت میں مر گیا۔

یہ ہے ایک باپ کی اپنے بیٹے سے محبت اور قربانی کی مثال۔ ہر باپ کو اپنے بچوں
سے محبت ہوتی ہے اور وہ ان کے لیے کچھ بھی کر سکتا ہے۔ اس لیے ہمیں چاہیے کہ باپ کا دل
سے ادب کریں اور اس کی دعائیں لیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ وہ بچوں کے لیے باپ کی دعا
ضرور قبول فرماتا ہے۔

مشق

1- جواب دیں:

- | | | | |
|-------|----------------|------|------------------------------|
| (i) | بابر کون تھا؟ | (ii) | ہمایوں کون تھا؟ |
| (iii) | کون بیمار پڑا؟ | (iv) | بابر نے کس چیز کی قربانی دی؟ |

2- خالی جگہ پُر کریں۔

اللہ تعالیٰ کی راہ میں کوئی قربانی.....

ب جو چیز سب سے لگتی ہے اس کی قربانی دے دیں۔

ج یا اللہ! میرے بیٹے کو صحت۔

د ہمایوں تن درست گیا۔

3- ان لفظوں کے حرف الگ الگ کریں۔

اللہ تعالیٰ۔ تن درست۔ دعائیں۔ ارشاد۔ ہمایوں۔

سرگرمیاں

1- ایک جیسے معنی والے لفظوں کو آپس میں ملائیں۔

بادشاہ	چیز
محبت	چُپ
خاموش	تن درست
بے	پیار
صحت	حاکم

2- درست جواب کے سامنے (✓) کا نشان لگائیں۔

1 باہر ہمایوں کا کیا لگتا تھا؟

(i) باپ (ii) بیٹا (iii) بھائی

ب باہر نے بیٹے کی خاطر کس چیز کی قربانی دی؟

(i) دولت کی (ii) ہیرے جواہرات کی (iii) اپنی جان کی

مسلمان بچے

مسلمان بچے اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرتے ہیں۔

اللَّهُ أَكْبَرُ

(اللہ سب سے بڑا ہے)

وہ شیطان سے بچنے کی دعا مانگتے ہیں۔

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

(اللہ کی پناہ لیتا ہوں، راندے ہوئے شیطان سے)

مسلمان بچے اپنی ہر بات یا ہر کام اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتے ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، بہت رحم والا ہے)

سب مسلمان کلمہ پڑھتے ہیں۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ

(اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ محمد اللہ کے رسول ہیں)

جب ان سے کوئی نیک کام ہو یا کوئی خوشی ملے تو کہتے ہیں

الْحَمْدُ لِلَّهِ

(سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں)

ہر اچھی بات یا اچھا کام دیکھ کر اللہ کی تعریف کرتے ہیں

سُبْحَانَ اللَّهِ

(اللہ تعالیٰ پاک ہے)

جب کوئی شخص انہیں تحفہ دیتا ہے یا تعریف کرتا ہے تو کہتے ہیں

جَزَاكَ اللَّهُ

(اللہ تعالیٰ آپ کو اس کا ہتھا بدل دے)

جب کوئی بری بات سنیں یا کوئی بری حرکت نظر آئے تو کہتے ہیں

أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ

(اللہ سے بخشش مانگتا ہوں)

بچے سکول جانے لگیں یا سبق پڑھنے لگیں تو دعا مانگتے ہیں

رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا

(اے میرے رب! مجھے زیادہ علم سکھا)

مسلمان بچے اور بڑے، جب اپنے پیارے رسول کا نام سنیں یا ذکر کریں تو

مختصر درود شریف پڑھتے ہیں۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

(ان پر اور ان کی آل پر اللہ تعالیٰ کا درود اور سلام ہو)

اب آپ قرآن شریف کی یہ دو سورتیں یاد کریں۔

سورة العنصر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
وَالْعَصْرِ ۝ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ ۝
إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
وَتَوَّابُوا بِالْحَقِّ ۝ وَتَوَّابُوا بِالصَّبْرِ ۝

سورة الفيل

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحَابِ الْفِيلِ ۝
الَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِي تَضْلِيلٍ ۝ وَأَرْسَلَ عَلَيْهِمْ
طَيْرًا أَبَابِيلَ ۝ تَرْمِيهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّن سِجِّيلٍ ۝
فَجَعَلْنَاهُمْ كَعَصْفٍ مَّأْكُولٍ ۝

دُعا

ہر اک دل ہر جان کے والی
 سب سے تیری شان نرالی
 ہر اک کا ہے تو ہی داتا
 ہر اک شے ہے تو نے پالی
 ہر شے تیری حمد ہے کرتی
 پودے ، پتھر ، پھل اور ڈالی
 جھولی بھر دے علم سے مولا
 کر دے میرا رتبہ عالی

(سعدی)

برائے اساتذہ:

بچوں کو علامہ اقبالؒ کی نظم بچے کی دعا
 زبانی یاد کروائیں۔



قومی ترانہ

پاک سرزمین شاد باد کشورِ حسین شاد باد
تو نشانِ عزمِ عالی شان ارضِ پاکستان
مرکزِ یقین شاد باد

پاک سرزمین کا نظام قوتِ اخوتِ عوام
قومِ ملک سلطنت پائندہ تابندہ باد
شاد باد منزلِ مراد
پرچمِ ستارہ و ہلال رہبرِ ترقی و کمال
ترجمانِ ماضی شانِ حال جانِ استقبال
سایہٴ خداے ذوالجلال

تاریخ اشاعت	ایڈیشن	مباحث	تعداد اشاعت	قیمت
فروری 2005	اول	دوم	51000	22.00